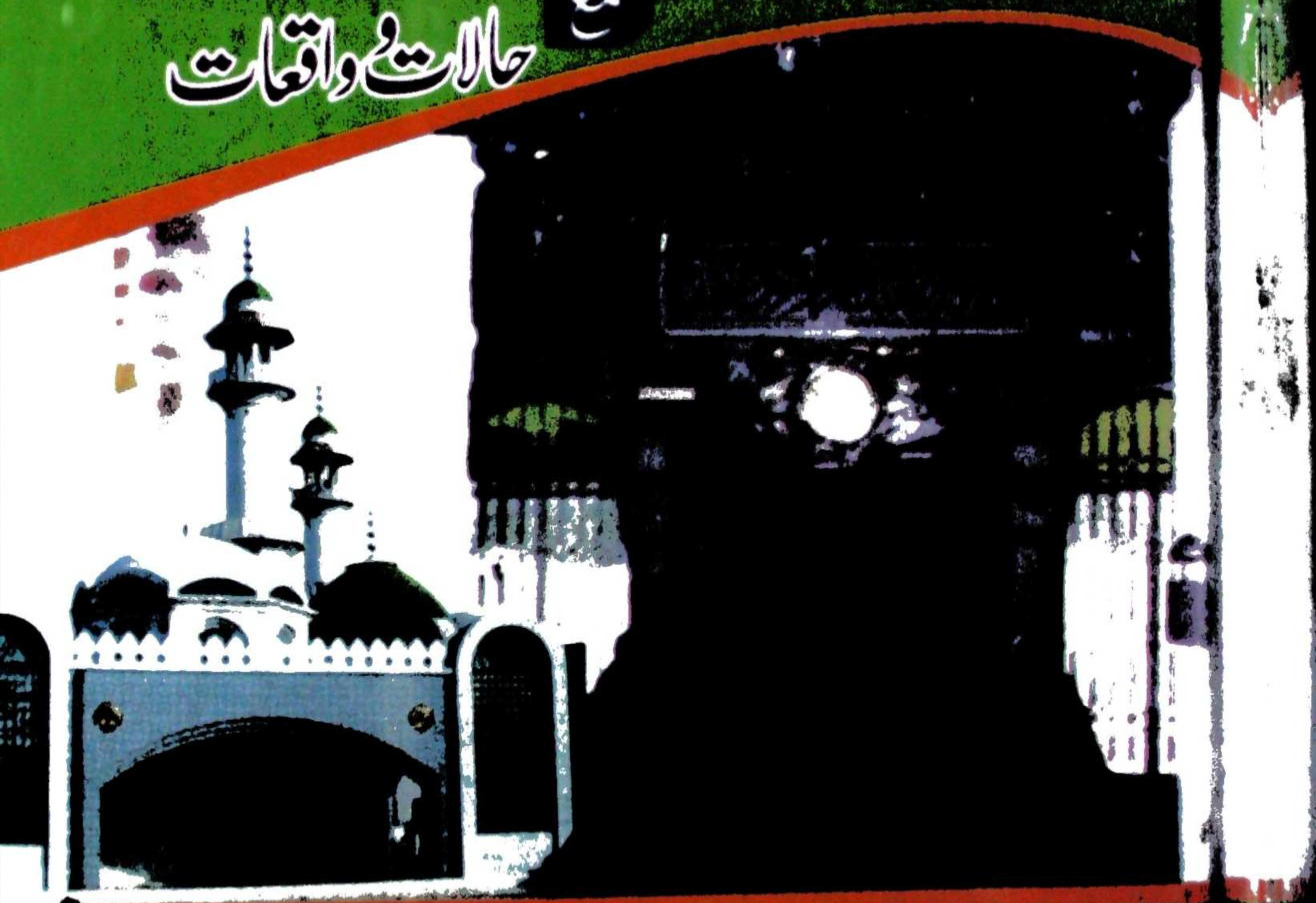
کلام

حضرت بابا بُلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مع

حالات و واقعات



مرتب

سمیع اللہ برکت

کرماں والا بک شاپ





بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

کلام حضرت

بابا بُلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مع

حالات و واقعات

مرتب

سمیع اللہ برکت

کرماں والا بک شاپ

Voice: 0423-7249515

بفیضانِ کرم

حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت کرماں والے

آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ

شمیمِ باغِ ولایت

- حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مظہرِ پیرِ طریقت

- حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

سید صمصام شاہ بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

سید میر طیب علی شاہ بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

الحاج صوفی برکت علی رحمۃ اللہ علیہ

حاجی پیر انعام اللہ فریدی نقشبندی برکاتی

زیرِ اہتمام

سمیع اللہ برکت

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت 21 دسمبر 2009

قیمت -/80 روپے

فہرست

حضرت سیّد بلھے شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مشہور صوفی بزرگ تھے۔ جنہوں نے زہد و تقویٰ کشف و کرامات اور صوفیانہ شاعری کی وجہ سے شہرت دوام پائی ہے۔

1- آبائی وطن

بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا آبائی وطن علاقہ بہاولپور کا ایک مشہور گاؤں اُچ گیلانیاں تھا کتاب تاریخ الاصفیاء جو بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد عنایت قادری شطاری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خاندانی تصنیف ہے۔ اس میں ان کا سلسلہ نسب چودھویں پشت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

''تاریخ اُچ'' میں مولانا حفیظ الرحمٰن گیلانی سادات کا ذکر کرتے ہوئے بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرزند حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے توسط سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک پہنچایا ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد میں جو بزرگ سب سے پہلے 887ھ میں حلب سے آ کر اُچ میں آباد ہوئے۔ وہ حضرت شیخ بندگی محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

2- والد گرامی

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی حضرت سید سخی شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ ایک درویش صفت ممتاز عالم دین تھے اور عبادت الٰہیہ میں مشغول رہتے تھے۔ آپ نے اسلام کی سربلندی کے لئے خاندانی روایات کو برقرار رکھا۔

3- پیدائش

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1680ء بمطابق 1091ھ میں ہوئی۔ خوش نصیب والدین نے اپنے لخت جگر کا نام عبداللہ شاہ رکھا۔

4- بچپن کا ایک واقعہ

موضع اُچ گیلانیاں میں حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن کی پہلی چھ بہاریں گزاریں۔ اسی عمر میں آپ کے انداز طبع سے حب الٰہی کے آثار ہویدا ہونے لگے تھے جو اہل بصیرت کے نگاہوں سے چھپے نہ رہے۔

ایک دن آپ اپنے اہم جولیوں کے ساتھ گاؤں سے باہر کھیل کود میں مشغول تھے۔ اور چینا کا کھیل کھیلا جا رہا تھا۔ اس زمانہ میں چینا اور سوانک کا ناج عام پیدا ہوتا تھا اور اس کے دانے کوٹنے اور چھڑائی سے الگ کئے جاتے تھے۔ چونکہ یہ غذائی اجناس تھیں۔ اس لئے کھانے میں استعمال ہوتی تھیں۔ دیہاتی تفریح طبع کے مشاغل بھی ان کی جھلک پائی جاتی تھی۔ اور ان کے نام لوک گیت کا روپ دھار چکے تھے۔ آج کل بھی شہری تہذیب سے نا آشنا دور دراز علاقوں میں ان روایات کا نشان ملتا ہے غرض حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ان تفریحات میں مصروف تھے کہ ان کے والد محترم انہیں تلاش کرتے ہوئے ادھر آ نکلے انہوں نے دیکھا کہ معصوم بچہ ہاتھ میں تسبیح لئے یہ گیت گا رہا تھا۔

لوکاں دیاں بپ مالیں تے بابے دا جب مال
ساری عمر امالا پھیری اک نہ کھتھا وال
چینا انج چھیڑندا

(لوگوں کا مال کھاتے رہے اور جو کچھ اللہ نے دیا وہ بھی خود کھالیا۔) یعنی راہ خدا میں خرچ نہ کیا ایسی حالت میں ساری عمر تسبیح پھیرتے رہے اور کچھ بھی حاصل نہ ہوا

یعنی اللہ کی خوشنودی سے محروم رہے۔

رمز شناس باپ نوعمر گوشہ جگر کے عارفانہ طنز سے بہت متاثر ہوئے اور وجد میں آ کر جھومنے لگے معرفت کی یہ پہلی چنگاری تھی جس نے معصوم دل کی کائنات میں روحانیت پیدا کی۔

اُچ گیلانیاں میں حضرت سید شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے لئے حالات کچھ سازگار نہ رہے اور بعض مجبوریوں کو بنا پر انہیں ترک وطن کرنا پڑا چنانچہ آپ نے گھر کا اثاثہ سمیٹا اہل وعیال کو ساتھ لیا اور کسی نئے مقام کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ساہیوال کی سر زمین نے خستہ حال کنبہ کا خیر مقدم کیا۔ مہاجرین کو ایک گاؤں ملک وال پسند خاطر ہوا۔ لوگ اچھے اور متواضع دکھائی دیئے۔ پس وہیں بود و باش اختیار کر لی۔ آہستہ آہستہ ان کے علم و فضل کا چرچا ہوا تو وہ ہر دلعزیز ہو گئے۔ وہاں انہیں ہر طرح کی سہولتیں اور آسائشیں حاصل تھیں اور ان کی نیک شہرت نواحی علاقوں میں بھی پھیل گئی تھی۔

ملک وال کے نواحی ایک گاؤں تکونڈی واقع تھا جس کے قریب ہی ایک اور گاؤں پانڈو کے بھٹی نیا نیا آباد ہوا تھا۔ جسے ایک شخص پانڈو چودھری نے بڑی محنت و کاوش سے بسایا تھا۔ جب اسے سید شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کی علمیت اور درویشی کا علم ہوا تو چودھری پانڈو فوراً ملک وال آ گیا۔ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا مدعا عرض کیا۔ شاہ صاحب مان گئے اور اہل وعیال سمیت ملک وال کو چھوڑ کر پانڈو کے بھٹی میں آباد ہو گئے۔

پھر حضرت سید شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نئی مسجد میں قرآنی تعلیمات کا سلسلہ شروع کر دیا اور فرائض امامت ادا کرنے لگے جس سے پانڈو کے بھٹی ایک دینی مرکز بن گیا۔

5- بچپن کی کرامت

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا اس وقت لڑکپن کا عالم تھا مویشیوں کی دیکھ بھال آپ کے سپرد تھی۔ آپ ہر روز انہیں گاؤں سے باہر چراگاہوں میں لے جاتے اور شام کو واپس لے آتے تھے۔

ایک دن حسب معمول حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مویشیوں کو چراگاہ میں چھوڑ دیا خود ایک درخت کے سایہ میں استراحت کی غرض سے لیٹ گئے اور جلد ہی گہری نیند سو گئے۔

اسی اثناء میں مویشی چرتے ہوئے چراگاہ سے باہر نکل کر قریب ہی چینا کے ایک کھیت میں گھس گئے اور فصل کو اجاڑنے لگے۔ کھیت کے مالک جیون خان نے دور سے جو یہ ماجرا دیکھا تو غصے سے آگ بگولا ہو گیا دوڑا دوڑا آیا۔ اِدھر اُدھر دیکھا چرواہے کی تلاش میں اس درخت کے قریب پہنچ گیا جہاں حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ محو خواب تھے لیکن وہ یک دم یہ منظر دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا کہ ایک بڑا ناگ اپنے پھن سے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر سایہ کئے ہوئے ہے اور وہ بے حس و حرکت پڑے ہیں۔

جیون خان سمجھا کہ ناگ نے ان کا خون پی لیا ہے۔ جس سے ان کی موت واقع ہو گئی ہے۔ وہ پریشان حال تیزی سے گاؤں گیا اور ان کے والد سخی شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ ان کا بیٹا جنگل میں درخت کے نیچے مردہ پڑا ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اسے کس نے قتل کیا تو جیون خان نے کہا کہ قاتل پاس ہی بیٹھا ہے آپ خود جا کر دیکھ لیں۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور گاؤں کے دوسرے لوگ جیون خان کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور یہ منظر دیکھا تو وہیں ٹھہر گئے مگر شاہ صاحب آگے بڑھ آئے۔ ناگ آہٹ پا کر بھاگ گیا اور حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہو کر اُٹھ بیٹھے۔

شاہ صاحب پیار بھرے لہجہ میں بیٹے سے مخاطب ہوئے اور کہا ''دیکھو بیٹا ہم

پردیسی ہیں لوگ تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم نے ہری بھری فصلوں کو اجاڑ دیا ہے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے کسی کی فصل تباہ نہیں کی۔

اب شاہ صاحب نے جیون خان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ کہتے ہیں کہ ان کی چینا کی فصل بالکل برباد ہو گئی ہے۔ بیٹے نے جواب دیا کون کہتا ہے آپ چل کر دیکھ لیں اس پر جیون خان لوگوں کو کھیت کے پاس لے گیا مگر یہ دیکھ کر ان کی حیرانی کی حد نہ رہی کہ فصل پہلے سے بھی زیادہ سرسبز شاداب کھڑی تھی اور تباہی کی کوئی علامت نظر نہ آئی تھی۔

جیون خان کو حیرت ہوئی کہ اُجڑی ہوئی کھیتی پھر کیسے اصلی بلکہ بہتر حالت پر آ گئی اسے اس میں حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت نظر آئی اس سے پہلے وہ ناگ کا منظر دیکھ چکا تھا لہٰذا اس وقت سے وہ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا معتقد ہو گیا۔

6- تعلیم

بعض تذکروں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے مسجد کوٹ قصور میں درسی تعلیم حاصل کی اور آپ کے معلم خواجہ حافظ غلام مرتضیٰ قصوری ایک جید عالم و فاضل تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مشہور عالم کتاب ہیر کے مصنف حضرت سید وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی عظیم استاد کے سامنے زانوئے ادب نہ کیا تھا۔ گویا حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک ہی استاد کے ہونہار شاگرد تھے۔ دونوں سفینہ علم کے مسافر تھے لیکن ان کی منزلیں جدا جدا تھیں۔

بہر حال حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ علوم ظاہری سے فارغ ہوئے تو ان کے ذوق بصیرت کو اور بھی جا ملی۔ وہ عربی فارسی اور ہندی میں کافی دسترس رکھتے تھے۔

فاضل استاد نے اپنے شاگردوں کو فارغ کرنے کے بعد بھی یاد رکھا جیسا کو

ایک موقع پر وہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

"مجھے 2 شاگرد عجیب ملے ہیں ایک بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جس نے علم حاصل کر کے سارنگی پکڑ لی، دوسرا وارث شاہ جو عالم بن کر ہیر رانجھا کے گیت گانے لگا"۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بعد بھی اپنے استاد سے تعلق قائم رکھا اور جب وہ مستقل طور پر قصور آ گئے تو کبھی کبھار ان کی خدمت میں آداب بجا لاتے تھے۔

7-مرشد کامل کی تلاش

درسی تعلیم حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مطمئن نہ کر سکی۔ آپ کی نگاہ بصیرت حقیقت کی متلاشی تھی اور آپ کسی مرشد کامل کا دامن تھامنا چاہتے تھے۔ جو توحید کی مے سے انہیں سرشار کر دیتا۔

اس زمانہ میں حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں مسندِ ولادیت پر جلوہ افروز تھے۔ آپ پہلے قصور میں اشاعت اسلام میں مصروف رہے اور عوام کو نیک کاموں کی تلقین و ہدایت کرتے رہے پھر لاہور تشریف لے آئے اور بقیہ زندگی یہیں گزاری۔

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کے زُہد و تقدس کا شہرہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ قلبی اور روحانی سکون کے طالب آپ سے فیض پاتے تھے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ درفنافی الشیخ کی منزل تک پہنچ گئی۔

8-حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ تک

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ تک حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی رسائی کا واقعہ بڑا عجیب و غریب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب آپ مرشد کامل کی تلاش میں سرگرداں پھر

رہے تھے تو ایک دن آرام کی خاطر کسی درخت کے ٹھنڈے سایہ میں لیٹ گئے کچھ تھکے ماندے تھے نیند آ گئی۔ عالم میں خواب میں آ کو اپنی پانچویں پشت کے بزرگ حضرت سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے پیاس کی حاجت ظاہر کی آپ نے دودھ کا بھرا ایک پیالہ پیش کیا۔ انہوں نے تھوڑا سا خود پیا۔ باقی آپ کو پلایا۔ جس سے آپ کا سینہ نور بصیرت سے بھر گیا پھر آپ کے حق میں دعا فرمائی نیز ہدایت کی کہ کسی مرشد کامل کی اطاعت اختیار کرو۔

آپ جب بیدار ہوئے تو گھر آ کر والد بزرگوار کی خدمت میں سارا ماجرا بیان کیا۔ انہوں نے کہا تمہیں انہی کا دامن پکڑ لینا چاہیے تھا۔ رات کو پھر اسی بزرگ کی زیارت ہوئی انہوں نے اپنا مدعا عرض کیا تو بزرگ نے حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کرنے کی بشارت دی۔

اب بے چین بیٹے نے شفیق باپ سے لاہور جانے کی اجازت مانگی جو انہیں فوراً مل گئی لیکن ساتھ ہی نصیحت ہوئی مرشد کی بارگاہ میں ادب و احترام اور عجز و انکساری کے ساتھ رہنا۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سفر پر روانہ ہوئے تو دل میں خیال گزرا کہ عالی نسب ہوں مرشد کو سایہ عاطفت میں جگہ دینے میں کیا عذر ہو گا غرض کہ لاہور پہنچ گئے اور حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے (حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ اونچی مسجد بھاٹی دروازہ کے امام تھے اور حرف مدعا زبان پر لائے۔

مولوی صاحب نے شاگردی کے طالب سے کہا آپ تو خاندانی سید ہیں۔ میں باغبان کا بیٹا ہوں تمہیں کیا دے سکتا ہوں۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بہت نادم ہوئے اور تن من سے اپنے تئیں ان کے سپرد کر دیا شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خلوص سے بے حد متاثر ہوئے بیعت لی اور انہیں اپنے

فیض سے نوازا۔

بیعت کے بعد مرشد نے آپ کو حکم دیا کہ وہ جا کر ریاضت کریں آپ نے بسر و چشم اس ارشاد کی تعمیل کی اور دریائے چناب کے نواح میں یاد الٰہی اور وظائف میں مستغرق رہنے لگے حتیٰ کہ کھانے پینے کی سدھ بدھ نہ رہی بعض دفعہ تو نوبت یہاں تک پہنچ جاتی کہ درختوں کے پتے کھا کر گزرا کرتے تزکیہ نفس سے آپ کے قلب ونظر کو جلا ملی جس سے آپ عرفان کی چوٹیوں پر پہنچ گئے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نعتیہ کلام بڑے ذوق و احترام سے سنتے تھے ایک دن آپ نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری دی۔ وہاں تین عاشقان رسول سے ملاقات ہوئی۔ چوتھے آپ شامل ہو گئے ہر ایک نے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اپنی اپنی زبان میں ہدیہ عقیدت پیش کیا ایک ایک قطعہ ملاحظہ ہو۔

بلغ العلیٰ بکماله　　　کشف الدجیٰ بجماله

حسنت جمیع خصاله　　　صلوا علیه واله

دوسرے نے خراج عقیدت پیش کیا۔

وصلی اللہ علیٰ نور کزوشد نور ہا پیدا

زمیں از حب اور ساکن فلک ور عشق اوشیدا

تیسرا عاشق رسول اس طرح نعت خواں ہوا

بطحا کا باشی من موہن　　　جا عرش پہ آئیو آنن میں

اب کا سے کہوں میں اے ری سکھی　　　جو دھوم تھی کون و مکان میں

جب وہ موہن انمول اُٹھا　　　مکھ پر سے پردہ کھول اٹھا

لولاک لما تب بول اٹھا اس اُمی لقب کی شانن میں

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ رسالت میں نذرانہ پیش کیا

ہن میں لکھیا سوہنا یار — جس دے حسن دا گرم بازار
پیارا پہن پوشاکاں آیا — آدم اپنا نام دھرایا
اَحد تے بن احمد آیا — نبیاں دا سردار
ہن میں لکھیا سوہنا یار — جس دے حسن دا گرم بازار

اس محفل میں پاک سے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ گھر لوٹے تو بدن کے ہر رگ و پے میں حبِ رسول سما رہی تھی اور وہ دیار حبیب کی زیارت کے لئے بے چین ہو رہے تھے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دفعہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا بے تاب کیا کہ ان کا جی چاہا یک دم مدینہ منورہ جا کر روضہ اقدس سے جا لپٹوں' آخر مرشد کامل شاہ و عنایت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنا مدعا بیان کیا۔ آپ نے پوچھا کیوں جاتے ہو' حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لَئِنْ زَارَ قَبْرِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ حَیًّا۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد کی خدمت میں ٹھہر گئے۔ تیسرے روز خواب میں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

جب آنکھ کھل گئی تو مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ نماز تہجد ادا کر کے مراقبہ میں بیٹھے ہوئے تھے ایک لمحہ کے بعد سر اُٹھایا اور فرمایا: اب تمہارا مقصد حل ہو گیا حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نیازمندانہ مرشد کے قدموں پر گر پڑے۔

9- مرشد کی جدائی

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بے انتہا عقیدت تھی۔ ہر وقت ان کی خدمت میں حاضر رہتے اگر کبھی کچھ عرصہ کے لئے جدائی ہوئی تھی تو عالم رویا میں زیارت ہو جاتی تھی۔

10- چشم بنیا

ایک دفعہ علاقہ پانڈو میں قحط پڑ گیا۔ لوگ تنگدست ہو گئے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان کیا کہ وہ اپنے ڈیرے کا فرش اونچا کرنا چاہتے ہیں جو شخص دن بھر مٹی ڈالے گا اسے دو آنے یومیہ اُجرت ملے گا چنانچہ بہت سے لوگ یہ کام کرنے لگے۔

آپ ہر روز شام کو مصلے کے نیچے سے رقم نکال کر تقسیم کر دیتے۔ ایک رات دو آدمی آئے اور مصلے کے نیچے سے نقدی تلاش کرنے لگے لیکن بسیار کوشش کے باوجود کچھ نہ ملا۔ دوسرے دن وہ حسب معمول مزدوروں کے ساتھ مٹی ڈالتے رہے۔ شام کو حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان دو آدمیوں کو چار چار آنے دیئے جس پر دوسرے آدمیوں نے وجہ دریافت کی، آپ نے فرمایا یہ بیچارے رات بھی مٹی کھودتے رہے ہیں۔ اس لئے یہ دگنی مزدوری کے مستحق ہیں۔ وہ آدمی دل میں بہت پشیمان ہوئے۔

11- جلال

موضع پانڈو کے ہی میں حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والدین نے سفر آخرت اختیار کیا۔ دو ہمشیرگان نے بھی یہیں داغ مفارقت دیا۔ صرف ایک بڑی ہمشیرہ خاندان کی نشانی رہ گئی۔

یہ وہ زمانہ تھا جب شہنشاہ اورنگ زیب عالم گیر جنت کو سدھار چکے تھے اور مطیع حکومتیں حکمرانی کے خواب دیکھ رہی تھیں۔ سکھوں نے بھی اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور پنجاب میں اپنی طاقت بڑھانے لگے۔

سکھوں کا ایک بڑا جتھہ ملتان پر حملہ کے لئے بڑھ رہا تھا۔ جب اس لشکر نے پانڈو کے قریب پڑاؤ ڈالا تو ایک سکھ سپاہی دو تین یوم کی رخصت لے کر اپنے قریبی گاؤں کو روانہ ہوا۔ پانڈو کے راستہ میں پڑتا تھا وہ گھوڑے پر سوار گاؤں کے پاس سے گزرا تو چند نوجوانوں نے برا مانا کیونکہ بالعموم سوار مسافر احتراماً آبادیوں میں سے اتر

کر گزرتے ہیں۔ انہوں نے سپاہی کو ٹوکا۔ بات تکرار تک پہنچی اور ہاتھا پائی تک نوبت آ گئی۔ سپاہی کی کچھ پٹائی بھی ہوئی۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ وہاں موجود تھے۔ انہوں نے بیچ بچاؤ کر کے سپاہی کو چھڑا لیا۔ اسے گاؤں کی حد سے باہر لے گئے اور گھوڑے پر سوار کر کے وداع کر دیا۔

واپس آئے تو لوگ ان پر سخت ناراض ہوئے اور اشتعال پر اتر آئے۔ چودھری پانڈو اور اس کے بھائی سدھار کی اولاد نے آپ پر اینٹ روڑے برسائے جس سے آپ زخمی ہو گئے۔ چودھری پانڈو نے بھی ہجوم کی حوصلہ افزائی کی مگر اس کا داماد شیخو جو حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا معتقد تھا آڑے آیا اور مفسدوں کے ہاتھوں سے انہیں چھڑایا۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ سے رنجیدہ ہوئے اور گاؤں چھوڑ کر ایک قریبی موضع دفتوہ میں رہنے لگے۔

اب پانڈو کے لوگ اپنی حرکت پر پشیمان ہوئے۔ چودھری پانڈو۔ اس کا بھائی سدھار اور داماد شیخو آپ کو منا کر واپس بلانے کے لئے پہنچے۔ آپ نے انکار کیا۔ انہوں نے زبردستی لے جانا چاہا اور بازوؤں سے پکڑ کر کھینچا اس پر آپ جلال میں آ گئے اور فرمایا،

بلھا جے توں غازی بنائیں لک بنھ تلوار
پہلوں رنگڑ پانڈو کے مار کے پچھوں کا فرمار
اُجڑ گئے پانڈو کے نکھر گیا سدھار
وسدا رہے شیخوپورہ لگی رہے بہار

اللہ کے پیارے کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ قہر الٰہی بن گئے۔ سکھ سپاہی رخصت گزار کر جتھہ میں واپس پہنچا تو اس نے جتھیداروں کو آپ بیتی سنائی چنانچہ سارا لشکر طیش میں آ گیا اور ملتان جانے کی بجائے پانڈو کے پر امڈ آیا۔ سپاہیوں نے گاؤں

کو لوٹ لیا اور آبادی کو تہ تیغ کر دیا۔

12- بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ قصور میں

بلھیا قصور بے دستوراد تھے جانا بنیاں ضرور
نہ کوئی پن نہ دان ہے نہ کوئی لاگ دستور

لیکن وہاں (مرشد کے حکم سے) مجھے ضرور جانا پڑا ہے وہاں نہ کوئی نیک کام کرتا نہ کوئی سخاوت کرتا ہے اور نہ ہی کوئی آئین نافذ ہے۔

آپ مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حکم ہوا کہ اب قصور میں قیام کرو۔

آخر حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہمشیرہ کو ساتھ لے کر قصور آ گئے اور شہر سے باہر ایک تالاب کے کنارے ڈیرہ جما دیا۔ یہ تالاب آج کل ریلوے سٹیشن کے قریب ہے۔ آپ کے دو شاگرد حافظ جمال اور سلطان احمد مستانہ بھی ساتھ تھے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے محاسن کا بھی چرچا ہونے لگا۔ آپ بیشتر وقت عبادت الٰہی میں گزارتے۔ گریہ زاری کرتے رہتے اور اکثر خاموش رہتے پھر لنگر کا انتظام ہو گیا اور محفل سماع بھی گرم رہنے لگی جس سے عقیدت مندوں کا ہجوم لگا رہتا تھا۔

13- منہ بولی ماں

آہستہ آہستہ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت قصور کے حکمران پٹھانوں کے ایوانوں تک جا پہنچی۔ محلات میں ایک ادھیڑ عمر بیوہ تھیں۔ وہ بڑے اہتمام کے ساتھ قیمتی تحائف لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ عالم شباب میں تھے۔ مردانہ جمال سے چہرہ دمک رہا تھا۔ خاتون دل ہی دل میں فریفتہ ہو گئیں۔

آپ ان کی قلبی کیفیت کو پا گئے۔ جب وہ سامنے آئیں تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ وہ اس طرف ہوئیں تو آپ نے رخ دوسری طرف کر لیا۔ اس پر خاتون نے بے اعتنائی کی وجہ پوچھی اور ساتھ ہی اپنا حسب و نسب فخر کے ساتھ بیان کیا۔ آپ نے

فرمایا آپ کا نذرانہ اس وقت قبول ہو گا جب آپ مجھے اپنا بیٹا سمجھیں اور میں آپ کو والدہ کہوں۔ خاتون کا دل صاف ہو گیا اور اس نے برملا کہا کہ میں تمہاری ماں ہوں اور تم میرے بیٹے۔

منہ بولی ماں نے بیٹے کا باہر رہنا گوارا نہ کیا۔ اندرون شہر آپ کے لئے شاندار دو پختہ مکانات تعمیر کروائے اور آپ نے وہاں رہائش اختیار کر لی مگر آپ صرف ایک حجرہ میں قیام کرتے تھے۔ باقی جگہ مریدوں کے تصرف میں تھی۔ باہر ڈیرے کے لئے بھی ایک مربع زمین مل گئی جہاں آپ حاضرین کو نصیحتیں فرماتے۔ حاجت مندوں کے لئے دعائیں مانگتے اور سماع سے محظوظ ہوتے۔

14- تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے محترم استاد مولانا حافظ غلام مرتضیٰ سے بھی خاصا لگاؤ تھا اور ان کی خدمت عین سعادت سمجھتے تھے۔

ایک بار حافظ صاحب کی ایک دختر نیک اختر کی تقریب عروسی تھی۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی مدعو تھے۔ آپ کو مہمانوں کی خدمت پر مامور کیا گیا۔ شاگرد کی حیثیت سے آپ نے جملہ انتظامات میں نہایت خلوص اور تن دہی سے حصہ لیا۔ مہمانوں کی اتنی کثرت تھی کہ ایک لمحہ کی بھی فرصت نصیب نہ ہوئی۔

اتفاق سے اس دن آپ کے روحانی مرشد حضرت شاہ عنایت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی بھتیجے اور داماد مولوی ظہور محمد صاحب خاص طور پر لاہور سے ملنے آئے۔ مولوی ظہور محمد صاحب اپنے خسر سے روحانی سلسلہ تلمذ بھی رکھتے تھے اور اس لحاظ سے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی بھی تھے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مہمان خصوصی کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اپنے ایک درویش کو ہدایت کی کہ ان کی خاطر مدارت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جائے اور فرمایا کہ

مہمانوں سے فارغ ہو کر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔

اتفاق سے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ تمام رات شادی کے کام سے فرصت نہ پا سکے۔ اُدھر مولوی ظہور محمد صاحب اپنی جگہ ہمہ تن منتظر رہے۔ باہمی التفات کی بناء پر انہیں پوری توقع تھی کہ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ضرور ملنے آئیں گے مگر وہ نہ آئے تو قدرتی طور پر وہ مایوس ہو گئے۔

صبح ہوئی تو مولوی ظہور محمد صاحب بلا اطلاع لاہور واپس چلے گئے اور اپنے خسر سے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بے اعتنائی کی شکایت کی اور یہ تاثر دیا کہ انہوں نے غرور و تکبر کی وجہ سے مجھ سے ملنا کسر شان سمجھا۔ حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے چہیتے شاگرد کی غیر متوقع بے رخی کو سخت ناپسند کیا اور جلالت میں آ کر حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے روحانی فیض سے محروم کر دیا۔

دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً محسوس کر لیا کہ ان کا دامن مرشد کے فیض سے خالی ہو چکا ہے چنانچہ آپ نے شادی کے کام دھندوں کو چھوڑا۔ اپنے ڈیرے پر آئے۔ درویشوں کو جمع کیا اور مستانہ سے خفا ہوئے کہ مہمان کو جانے سے کیوں نہ روکا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ نور کے تڑکے ہی کسی کو خبر دیئے بغیر چلے گئے۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ڈیرے کا انتظام مستانہ کے سپرد کیا اور قصور کو کچھ عرصہ کے لئے خیر باد کہہ دیا۔

بڑی دقتوں کے بعد آپ اپنے مرشد شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کے شطاری سلسلہ کے بزرگ شیخ محمد غوث گوالیاری کے مقبرہ پر حاضر ہوئے جو قلعہ گوالیار میں واقع ہے اور قریب ہی نامور راگی تان سین کا مرقد بھی ہے۔ خواب میں آپ کو شیخ محمد غوث گوالیاری کی زیارت ہوئی جنہوں نے آپ کو عرفان کی دولت بخشی اور تان سین کی قبر پر بیری کے ڈھائی پتے کھانے کی ہدایت فرمائی۔

صبح آپ نے حسب فرمان تان سین کی قبر پر درخت سے پتے کھائے جس سے آپ میں موسیقی کا کمال پیدا ہو گیا اور آپ کی طبیعت کو سکون حاصل ہوا۔

گوالیار سے آپ قصور آئے اور ایک دن ٹھہر کر لاہور چلے گئے۔ وہاں ان قوالوں سے ملے جو حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں عارفانہ کلام گایا کرتے تھے۔ آپ نے انہیں بتایا کہ آپ مغنیہ کے بھیس میں اپنے پیر کی بارگاہ میں رسائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

قوالوں نے حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کے فرضی ہندوستانی مغنیہ کے فن موسیقی کی بہت تعریف کی اور پیش کرنے کی اجازت چاہی۔ حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ بولے، ہم اس مغنیہ کو خوب جانتے ہیں اور جمعہ کے دن سماع کی اجازت دیدی۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے۔ جمعہ کے روز آپ نے مغنیہ کا بھیس بدلا اور قوالوں کے ساتھ مرشد کی محفل میں جا پہنچے۔ مرشد کے فراق میں آپ نڈھال ہو چکے تھے۔ قدم بوسی کی تمنا نے بے کل کر دیا تھا جن مصائب کے ساتھ روٹھے پیر کو منانے کے لئے ہندوستان کا سفر کیا تھا۔ اس سے آتش شوق اور بھی بھڑک اٹھی تھی۔

اس پر موسیقی کے فیض نے کلام میں سوز و درد کوٹ کوٹ کر بھر دیا اور بول کو جادو اثر بنا دیا تھا پھر مرشد کو جلد از جلد منانے کا خیال بھی دل میں چٹکیاں لے رہا تھا لہٰذا آپ نے ایسے درد بھرے لہجہ میں گانا شروع کیا کہ ساری محفل تحسین و آفرین کی صداؤں سے گونج اٹھی۔ خود سازندوں نے بھی دل کی اس قدر گہرائیوں سے نکلے ہوئے بول کبھی نہیں سنے تھے۔

آپ نے محفل کا یہ رنگ دیکھا تو آپ اصل مقصد کی طرف آئے اور اپنی مشہور کافی گانا شروع کر دی۔

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
جھب دے بوہڑیں آ طبیبا
عشق ڈیرہ میرے اندر کیتا
بھر کے زہر پیالہ پیتا
وچ انتظاری تیری رہیا
تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
جھب دے بوہڑیں آ طبیبا
نہیں تاں میں مر گیاں
تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
بلھا شاہ عنایت آئے میرے بوہے
شکر کیتا اج اوہ میرے ہوئے
میں بھل گیا تیرے نال نہ گیا
تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا

جب آپ کافیاں گا چکے تو حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ نے مغنیہ سے پوچھا تو بلھا ہے۔ آپ نے کہا میں بلھا نہیں بھلا ہوں یعنی بھولا بھٹکا ہوا ہوں۔

پیر نے آپ کو گلے سے لگا لیا۔ معرفت کا چھینا ہوا خزانہ واپس کر دیا اور کہا کہ اب یہ تمہاری مستقل دولت ہے۔ اسے کوئی نہیں چھینے گا۔

15-شاعری

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پنجابی زبان کے عظیم المرتبت شاعر تھے۔ ایک طرف ان کی ذات فیوض و برکات کا سرچشمہ تھی تو دوسری طرف ان کی شاعری اپنے اندر اثر و تاثیر اور سوز و گداز کا ایک خزانہ لئے ہوئے تھی۔ انہوں نے جو کچھ کہا ہے اس میں اپنا دل نکال کر رکھ دیا ہے۔ ان کا ہر شعر روح کی گہرائیوں سے نکلتا ہے اور دل کی پہنائیوں

میں اتر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے پاکیزہ نغموں سے پنجاب کے گاؤں، قصبے اور شہر گونج اٹھے۔ ان کی شاعری کی شہرت اپنے وطن سے نکل کر دور دور پھیلی۔ بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے تعلیم یافتہ طبقہ بھی لطف اندوز ہوتا ہے اور ناخواندہ طبقہ بھی، ان کے اشعار میں لذت محسوس کرتا ہے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر کو فنافی اللہ کا مقام دیتے ہیں۔

بھلیا شوہ دی ذات نہ کائی　　　میں شوہ عنایت پایا ہے

(اے بھلیا اللہ کی کوئی ذات نہیں ہے اور مجھے اپنے پیر عنایت شاہ میں اللہ کا جلوہ نظر آتا ہے)

نہ تیرا اے نہ میرا اے　　　جگ فانی جھگڑا جھیڑا اے

بناں مرشد راہبر کیہڑا اے　　　پڑھ فاذکرونی اذکرم

لب پر ہر وقت پیر کا نام جاری ہے۔

عنایت دم دم نال چتاریا　　　سانوں آمل یار پیاریا

وحدت کے دریا میں پیر نے ناخدائی کی۔

جد میں سبق عشق دا پڑھیا　　　دریا دیکھ وحدت دا وڑیا

گھمن گھیراں دے وچ اڑیا　　　شاہ عنایت لایا پار

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام توحید باری تعالیٰ فنا فی اللہ، وحدالوجود اور ہمہ اوست کی تفسیر ہے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ عشق الٰہی کو دشوار گزار منزل سمجھتے تھے کیونکہ شان کبریائی بڑی بے نیاز ہے۔ وہاں بڑی سے بڑی قربانی اور نیک کمائی کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔

بھروسا کی آشنائی دا　　　ڈر لگدا بے پرواہی دا

ابراہیم چخا وچ پائیو　　　سلیمان نوں بھٹھ جھکائیو

یونس مچھلی توں نگلائیو پھر یوسف مصر دکائی دا

اللہ سے محبت کا بھروسہ نہیں۔اس کی شان بے نیازی سے ڈر لگتا ہے۔اس نے ابراہیم کو آگ میں ڈالا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھٹی میں ایندھن ڈالا۔ حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا اور حضرت یوسف علیہ السلام جیسے صاحب جمال مصر کے بازار میں فروخت ہوئے۔

توحید کا نکتہ وحدت خیال میں مضمر ہے۔کثرت علوم میں نہیں۔

الف اللہ نال رتا دل میرا
مینوں ''ب'' دی خبر نہ کائی

میرا دل (یعنی وحدت سے بھرا ہے۔ مجھے ''ب'' یعنی دوسرے حرف کی ضرورت نہیں۔

وحدانیت اور یکتائی کا سبق صرف الف (احد) سے ہی مل سکتا ہے۔

علموں بس کریں او یار
علم نہ آوے وچ شمار اکو الف تیرے درکار

16-وصال

آپ کا وصال ۱۱۸۱ھ کے بعد ہوا اور آپ کو قصور میں دفن کیا گیا۔آپ کا مزار اقدس قصور میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ رب العزت کی ذاتِ اقدس آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درِ اقدس کی خاک کے صدقے ہم سب کی پریشانیاں اور مشکلیں آسان فرمائے اور اس کاوش کو اپنی بارگاہِ الٰہی میں قبول و منظور فرمائے۔(آمین)

الف - اللہ دِل رَتا میرا

الف - اللہ دِل رَتا میرا
مینوں ''ب'' دی خبر نہ کائی

ب - پڑھیاں کجھ سمجھ نہ آوے
الف لذت دی آئی

ع تے غ دا فرق نہ جاناں
ایہہ گل الف سمجھائی

بلھیا! قول الف دے پورے
جیہڑے دل دی کرن صفائی

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۲)

رین گئی، لٹکے سب تارے

رین گئی، لٹکے سب تارے
اب تو جاگ مسافر پیارے

آوا گون سائیں ڈیرے
ساتھ تیار مسافر تیرے

اجے نہ سنیوں کوچ نقارے
اب تو جاگ مسافر پیارے

کر لے اَج کرن دا ویرا
مُبہڑ نہ ہوسی آون تیرا

ساتھ تیرا چلو چل پیارے
اب تو جاگ مسافر پیارے

آپو اپنے وطن کو دوڑے
کیا سر دھن کیا نردھن پیارے
لاہا نام لے لئیو سنبھارے
اب تو جاگ مسافر پیارے
موتی ' چوتی ' پارس ' پاسے
پاس سمندر ' مرو پیاسے

کھول اکھیں ' اُٹھ بوہ بیکارے
اب تو جاگ ' مسافر پیارے
بلھا ! شوہ دی پیری پڑیئے
غفلت چھوڑ کجھ حیلہ کریئے

مرگ جتن بن کھیت اُجاڑے
اب تو جاگ مسافر پیارے

(قانون عشق از انور علی روہتکی کافی نمبر ۲)

آپے پائیاں کنڈیاں

آپے پائیاں کنڈیاں نی آپے کھچدائیں ڈور
ساڈے ول مکھڑا موڑ وے پیارے
عرش کرسی تے بانگاں ملیاں' مکے پے گیا شور
ڈولی پا کے لے چلے کھیڑے' ناں کجھ عذر نہ زور
جے مائے تینوں کھیڑے پیارے' ڈولی پا دئیں ہور
بلھے شاہ اساں مرنا ناہیں' مر جاوے کوئی ہور
ساڈے ول مکھڑا موڑ وے پیارے

(کلیات بلھے شاہ از فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۶۷)

اپنا دس ٹکانا

اپنا دس ٹکانا' کدھروں آیا' کدھر جانا؟
جس ٹھانے دا مان کریں توں
اوہنے تیرے نال نہ جانا

ظلم کریں تے لوک ستاویں
کسب پھڑیو لٹ کھانا

کر لے چاوڑ چار دیہاڑے
اوڑک توں اٹھ جانا

شہر خموشاں دے چل وسیئے
جتھے ملک سمانا

بھر بھر پور لنگھاوے' ڈاہڈا
ملک الموت مہانا !

اینہاں سبھناں تھیں ہے بلّھا
اوگنہار پرانا

اپنا دس ٹکانا' کدھروں آیا' کدھر جانا؟

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۶)

اپنے سنگ رلائیں

اپنے سنگ رلائیں پیارے ! اپنے سنگ رلائیں
پہلے نیونہہ لگایا سی تیں' آپے چائیں چائیں
میں لایا اے کہ تدھ لایا' اپنی اوڑ نبھائیں
راہ پواں تاں دھاڑے بیلے' جنگل' لکھ' بلائیں

بھوکن چیتے، تے چت مچتے، بھوکن کرن ادائیں!
پار تیرے جگا تر چڑھیا، کنڈھے لکھ بلائیں
ہول دلی توں تھر تھر کنبدا، بیڑا پار لنگھائیں
کرلئی بندگی رب سچے دی، پون قبول دعائیں
بلھے شاہ تے شاہاں دا مکھڑا گھونگھٹ کھول دکھائیں
اپنے سنگ رلائیں پیارے! اپنے سنگ رلائیں

(کلیات بلھے شاہ از فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۵)

اُٹھ چلے گوانڈھوں یار

اٹھ چلے گوانڈھوں یار
ربا ہن کیہہ کریئے!

اٹھ چلے، ہن رہندے ناہیں
ہویا ساتھ تیار
ربا ہن کیہہ کریئے

چاروں طرف چلن دے چرچے
ہر سو پئی پکار
ربا ہن کیہہ کریئے

ڈھانڈ کلیجے بَل بَل اُٹھ دی!
بن دیکھے دیدار
ربا ہن کیہہ کریئے

بلھا !شوہ پیارے باجھوں
رہے اراد نہ پار
ربا ہن کیہہ کریئے !

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۸)

اک الف پڑھو

اک الف پڑھو چھٹکارا اے

اک الفوں دو تن چار ہوئے
پھر لکھ ' کروڑ ' ہزار ہوئے
پھر اوتھوں باجھ شمار ہوئے
ہک الف دا نکتہ نیارا اے

کیوں پڑھنا ایں گڈ کتاباں دی
سر چا ناں ایں پنڈ عذاباں دی
ہُن ہوئیو شکل جلاداں دی
اگے پینڈا مشکل بھارا اے

بن حافظ حفظ قرآن کریں
پڑھ پڑھ کے صاف زبان کریں
پھر نعمت وچ دھیان کریں
من پھردا جیوں ہلکارا اے

بلھا بی بوڑھ دا بویا سی!
اوہ برچھ وڈا جا ہویا سی
جد برچھ او' فانی ہویا سی!
پھر رہ گیا جی اکارا اے
اک الف پڑھو چھٹکارا اے

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر۱۱)

اک ٹونا

اک ٹونا اچنبا گاواں گی
میں رٹھا یار مناواں گی

ایہہ ٹونا میں پڑھ پڑھ پھوکاں
سورج اگن جلاواں گی

اکھیاں کاجل، کالے بادل
بھواں سے آندھی لیاواں گی
ست سمندر دل دے اندر
دل سے لہر اٹھاواں گی

بجلی ہو کر چمک ڈراواں
بادل ہو گر جاواں گی

عشق انگیٹھی ہرمل تارے
چاند سے کفن بناواں گی

لا مکاں کی پڑی اوپر
بہہ کر ناؤ بجاواں گی

لائے سواں میں شوہ گل اپنے
تد میں نار کہاواں گی

اک ٹونا* اچنبا گاواں گی
میں رٹھا یار مناواں گی

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۱۱۰)

اماں بابے دی بھلیائی

اماں بابے دی بھلیائی' اوہ ہن کم اساڈے آئی
اماں بابا چور دھراں دے' پتر دی وڈیائی
دانے اتوں گت بگتی' گھر گھر پئی لڑائی
اساں قضیئے تدائیں جالے جد کنک اونہاں لڑکائی
کھائے خیرا تے پھاٹیے جمعہ الٹی دستک لائی
طوطے مار باغاں تھیں' کڈھے الور ہن اس جائی
اماں بابے دی بھلیائی' اوہ ہن کم اساڈے آئی

(کلیات بلھے شاہ' فقیر محمد فقیر' کافی نمبر ۱۶)

اِک نقطے وچ گل مکدی اے

پھڑ نقطہ' چھوڑ حساباں نوں
کر دور کفر دیاں باباں نوں
لاہ دوزخ' گور عذاباں نوں
کر صاف دلے دیاں خواباں نوں
گل ایسے گھر وچ ڈھکدی اے
اک نقطے وچ گل مکدی اے

انویں متھا زمین گھسائیدا
پالما محراب وکھائیدا
پڑھ کلمہ لوک ہسائیدا
دل اندر سمجھ نہ لیائیدا
کدی سچی بات بھی لکدی اے
اک نقطے وچ گل مکدی اے

کئی حاجی بن بن آئے جی
گل نیلے جامے پائے جی
حج ویچ ' ٹکے لے کھائی جی
بھلا ایہہ گل کیہنوں بھائے جی
کدی سچی گل بھی رکدی اے
اک نقطے وچ گل مکدی اے

اک جنگل بحریں جاندے نی
اک دانہ روزے کھاندے نی
بے سمجھ وجود تھکاندے نی
گھر آون ہو کے ماندے نی
ایویں چلیاں وچ جند سکدی اے
اک نقطے وچ گل مکدی اے

پھڑ مرشد عبد خدائی ہو
وچ مستی بے پروائی ہو
بے خواہش بے نوائی ہو
وچ دل دے خوب صفائی ہو
بلھا بات سچی کدوں رکدی اے
اک نقطے وچ گل مکدی اے

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۱۲)

اُلٹے ہور زمانے آئے

اُلٹے ہور زمانے آئے
کاں لگڑ نوں مارن لگے، چڑیاں جرے ڈھائے
عراقیاں نوں پئی چابک پوندی گدوں خود پوائے
اپنیاں وچ الفت ناہیں، کیا چاچے کیا تائے
پیو پتراں اتفاق نہ کائی، دھیاں نال نہ مائے
سچیاں نوں پئے ملدے دھکے، جھوٹھے کول بہائے
اگلے جا بنگاہ لے بیٹھے، پچھلیاں فرش وچھائے

بھوریاں والے راجے کیتے' راجیاں بھیکھ منگائے
بُلھا ! حکم حضوروں آیا' تس نوں کون ہٹائے

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۱۴)

آ مل یارا سار لے میری

آ مل یار سار لے' میری جان دُکھاں نے گھیری!

اندر خواب وچھوڑا ہویا' خبر نہ پیندی تیری
سنجی' بن وچ لٹی سائیاں' چور شنگ نے گھیری

ملاں قاضی راہ بتاون' دین دھرم دے پھیرے
ایہہ تاں ٹھگ نیں جگ دے جھیوڑ لاون جال چوپھیرے

کرم شرع دے دھرم بتاون' سنگل پاون پیری
ذات مذہب ایہہ عشق نہ پچھدا' عشق شرع دا ویری

ندیوں پار اے ملک سجن دا' لہر لوبھ نے گھیری
ستگور بیڑی پھڑی کھلوتے' تیں کیوں لائی اے دیری

بلھے شاہ ! شوہ تینوں ملسی' دل نوں دیہہ دلیری
پیتم پاس ! تے ٹولنا کس نوں؟ بھلیوں شکر دوپہری

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۱۵)

اب ہم ایسے گم ہوئے

اب ہم ایسے گم ہوئے پریم نگر کے شہر
اپنے آپ نوں سودھ رہے ہیں نہ سر ہاتھ نہ پیر
کھوئی خودی اپنا پد چیتا، تب ہوئی گل خیر
بلھا، شوہ ہے دوہیں جہانیں، کوئی نہ دسدا غیر

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۱۶)

اک حرف سی حرفی

۱- آوندیاں توں میں صدقڑے ہاں، جیم جاندیاں توں سروارنی ہاں
مٹھی پیت انوکھڑی لگ رہی گھڑی پل نہ یارو سارنی ہاں
کیہے ہڈ نگاوڑے پے مینوں اونسیاں پاوندی کانگ اڈارنی ہاں
بلھا! شوہ تے کملی میں ہوئی، ستی بیٹھی یار پکارنی ہاں

بلھا! کیہ جاناں میں کون؟

بلھا! کیہ جاناں میں کون
نہ میں مومن وچ مسیتاں
نہ میں وچ کفر دیاں ریتاں

نہ میں پاکاں وچ پلیتاں

نہ میں موسیٰ ' نہ فرعون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

نہ میں اندر بید کتاباں

نہ بھنگاں نہ وِچ شراباں

نہ وچ دِنداں مست خراباں

نہ وچ جاگن نہ وچ سون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

نہ میں وچ شادی، نہ غمنا کی

نہ میں وچ پلیتی پاکی

نہ میں آبی، نہ میں خاکی

نہ میں آتش، نہ میں پون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

نہ میں عربی نہ میں لہوری

نہ میں ہندی شہر نگوری

نہ ہندو نہ ترک پشوری

نہ میں ریندا وچ چندون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

نہ میں بھیت مذہب دا پایا
نہ میں آدم حوا جایا
نہ میں اپنا نام دھرایا
نہ وچ بیٹھن، نہ وچ بھون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

اول آخر آپ نوں جاناں
نہ کوئی دوجا ہور پچھاناں
میتھوں ودھ نہ کوئی سیاناں
بلھا ! شوہ کھڑا ہے کون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۲۷)

بلھے نوں سمجھاون آئیاں

بلھے نوں سمجھاون آئیاں بھیناں تے بھر جائیاں !
من لے بلھیا ساڈا کہنا، چھڈ دے پلا رائیاں
آل نبی ﷺ اولاد علی رضی اللہ عنہ نوں، توں کیوں لیکاں لائیاں؟"

"جیہڑا سانوں سیّد سدّے دوزخ ملن سزائیاں
جو کوئی سانوں رائیں آکھے، بہشتیں پینگھاں پائیاں"

رائیں، سائیں سبھن تھائیں، ربّ دیاں بے پروائیاں
سوہنیاں پرے ہٹائیاں، تے کوجھیاں لے گل لائیاں

جے توں لوڑیں باغ بہاراں، چاکر ہو جارائیاں
بلھے شاہ دی ذات کیہہ پچھنائیں، شاکر ہو رضائیاں

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۱۹)

بھینا! میں کتدی کتدی ہٹی

بھینا ! میں کتدی کتدی ہٹی!

پچھی، پڑی پچھواڑے رہ گئی، ہتھ وچ رہ گئی جُتّی
اگے چرخہ، پچھے پیڑھا، میرے ہتھوں تند تُرٹی

بھوندا بھوندا اورا ڈگا، چبب الجھی، تند ٹٹی
بھلا ہویا میرا چرخہ ٹٹا، میری جند عذابوں چھٹی
داج دیج نوں اُس کیہہ کرنا جس پریم کٹوری مٹھی
اوہو چور میرا پکڑ منگاؤ، جس میری جند مُٹھی
بلھا ! شوہ ! نے ناچ نچائے دھم پئی کر کٹی

بھینا ! میں کتدی کتدی ہٹی

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۲۰)

پاندھیا ہو!

جھب سکھ دا سینوہڑا لیاویں وے

پاندھیا ہو !

میں دبڑی میں کبڑی ہوئیاں
میرے دکھڑے سب بتلاویں وے

پاندھیا ہو !

''کھلی لٹ گل' ہتھ پراندا''
ایہہ کہندیاں نہ شرماویں وے

پاندھیا ہو !

یاراں لکھ کے کتابت بھیجی
کے گوشے بہہ سمجھاویں وے

پاندھیا ہو !

بلھا !شوہ دیاں مڑن مہاراں
لے پیتیاں توں جھب دھاویں وے

پاندھیا ہو !

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۲۱)

پانی بھر بھر گئیاں سبھّے

پانی بھر بھر گئیاں سبھے ' آپو اپنی وار
اک بھرن آئیاں ' اک بھر چلیاں
اک کھلیاں نیں بانہہ پسار

ہار حمیلاں پیا گل وچ ' بانہیں چھنکے چوڑا
کنیں بک بک جھمر بالے ' سب اڈمبر پولا
مڑ کے شوہ نے جھات نہ پائی اینویں گیا شنگار
پانی بھر بھر گئیاں سبھے آپو اپنی وار

ہتھیں مہندی ' پیریں مہندی ' سر تے دھڑی گندائی
تیل پھلیل ' پاناں دا بیڑا ' وندیں مسی لائی
کوئی جو سد پیئو نے گجھی ' وسریا گھر بار
پانی بھر بھر گئیاں سبھے آپو اپنی وار

بُلھا! شوہ دے پندھ پویں جے' تاں توں راہ پچھانے
''پوں ستاراں'' پاسیوں منگیا' دا پیا ترے کانے''
گونگی' ڈوری' کملی ہوئی' جان دی بازی ہار
پانی بھر بھر گئیاں سبھے آپو اپنی وار

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۴۲)

پتیاں لکھاں میں شام نوں

پتیاں لکھاں میں شام نوں مینوں پیا نظر نہ آوے
آنگن بنا ڈراؤنا' کت بدھ رین وہاوے
پاندھے پنڈت جگت کے میں پوچھ رہی آں سارے
پوتھی بید کیا دوس ہے جو الٹے بھاگ ہمارے
بھائیا دے جوتشیا! اک سچی بات بھی کہیو!
جے میں ہینی بھاگ دی' تم چپ نہ رہیو!
بھج سکاں تے بھج جاں' سچ عشق فقیری
دولڑی' تلڑی' چولڑی گل پریم زنجیری
نیند گئی کت دیش نوں اوہ بھی ویرن میری
مت سفنے میں آن ملے' اوہ نیندر کیہوی

رو رو جیو و لاندیاں غم کرنی آں دونا
نینوں نیر بھی ناں چلن ' کسے کیتا ٹونا

ساجن تمری پیت سے مجھ کو ہاتھ کیہہ آیا
چھتر سولاں سر جا لیا پر تیرا پنتھ نہ پایا

پریم نگر چل وسیئے ' جتھے وسے کنت ہمارا
بُلھا ! شوہ توں منگنی ہاں جے دے نظارا

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۲۳)

تانگھ ماہی دی جلیاں

تانگھ ماہی دی جلی آں
نت کاگ اڈاواں کھلیاں

کوڈی دمڑی پلے نہ کائی ' پار وجن نوں میں سدھرائی
نال ملاں دے نہیں اشنائی جھیواں کراں ولّلیاں

نیں چندل دے شور کنارے ' گھمن گھیر وچ ٹھاٹھاں مارے
ڈب ڈب موئے تارو بھارے ' جے شور کراں تے جھلی آں

نیں چندل دے ڈونگھے پاہے ' تارو غوطے کھاندے آہے
ماہی مینڈے پار سدھائے ' میں کیول وہیاں کلیاں

نیں چندل دیاں تارو پھاتاں کھلی اڈیکاں ماہی دیاں واٹاں
عشق ماہی دے لائیاں چاٹاں جے کوکاں تاں میں گلیاں
پار جھناؤں جنگل بیلے ' اوتھے خونی شیر بگھیلے
جھب رب مینوں ماہی میلے ' میں ایس فکر وچ گلیاں
ادھی رات لٹکدے تارے ' اک لٹکے ' اک لٹکن ہارے
میں اٹھ آئی ندی کنارے ' ہن پار لنگھن نوں کھلی آں

میں من تارو سار کیہہ جاناں ' ونجھ چپا نہ ' تلا پرانا
گھمن گھیر نہ ٹانگ ٹکانا ' رو رو پھاتاں تلیاں
بلھا! شوہ گھر میرے آوے ' ہار سنگار میرے من بھاوے
منہ مکٹ ' متھے تلک لگاوے : جے ویکھے تاں میں بھلی آں
تاہنگھ ماہی دی جلی آں
نت کاگ اڈاواں کھلیاں

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۴۲)

تونہیوں ہیں ' میں ناہیں سجنا

تونہیوں ہیں ' میں ناہیں وے سجنا!
تونہیوں ہیں ' میں ناہیں !

کھولے دے پرچھاویں وانگوں گھم رہیاں من ماہیں
جے بولاں توں نالے بولیں، چپ رہواں من ماہیں
جے سوواں توں نالے سونویں، جاں تراں توں راہیں
بُلھا! شوہ گھر آیا ساڈے، جندڑی گھول گھمائیں
تونہیوں ہیں، میں ناہیں وے سجنا!
تونہیوں ہیں، میں ناہیں!

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۲۵)

تیرے عشق نچایا

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
تیرے عشق نے ڈیرا میرے اندر کیتا
بھر کے زہر پیالہ میں تاں آپے پیتا
جھبدے بوہڑیں وے طبیبا نہیں تے میں مر گئی آ
تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا
چھپ گیا وے سورج، باہر رہ گئی آ لالی
وے میں صدقے ہوواں، دیویں مڑ جے وکھالی
پیرا! میں بھل گئی آں! تیرے نال نہ گئی آ

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا !

ایس عشقے دے کولوں مینوں ہٹک نہ مائے

لاہو جاندڑے بیڑے کیہڑا موڑ لیائے

میری عقل جو بھلی نال مہانیاں دے گئی آ

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا !

ایس عشقے دی جھنگی وچ مور بولیندا

سانوں قبلہ تے کعبہ' سوہنا یار دسیندا

سانوں گھائل کرکے پھیر خبر نہ لئی آ

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا !

بلھا! شوہ نے آندا' مینوں عنایتؒ دے بوہے

جس نے مینوں پوائے چولے ساوے تے سوہے

جاں میں ماری ہے اڈی مل پیا ہے وہیا

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا ! .

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۲۶'۲۷)

جس تن لگیا عشق کمال

جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سر تے بے تال

دردمنداں نوں کوئی نہ چھیڑے
جس نے آپے دکھ سہیڑے
جمنا جیونا مول اُگھیڑے
بوجھے آپ خیال

جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سر تے بے تال

جس نے ویس عشق دا کیتا
دھر درباروں فتوئ لیتا
جدوں حضوروں پیالہ پیتا
کجھ نہ رہیا جواب سوال

جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سر تے بے تال

جس دے اندر وسیا یار
اٹھیا یارو یار پکار

نہ اوہ چاہے راگ نہ تار
اینویں بیٹھا کھیڈے حال

جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سر تے بے تال

بلھا! شوہ نگر سچ پایا
جھوٹا رولا سبھ سنایا

سچیاں کارن سچ سنایا
پایا اس دا پاک جمال

جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سر تے بے تال

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۲۹۔۲۸)

جند کڑکی دے منہ آئی

آپے ہیں توں لچھمک لچھمی آپے ہیں تو نیارا
گلاں سُن سُن تیریاں میرا ' عقل گیا اُڈاسارا
شریعت توں بے شریعت کرکے ' بُھلی کھمن وچ پائی
جند کڑکی دے منہ آئی

ذرّہ عشق تساڈا دِسدا پربت کولوں بھارا
اک گھڑی دے ویکھن کارن چک لیا جگ سارا
کیتی محنت ملدی ناہیں ' ہن کیہہ کرے گا
جند کڑکی دے منہ آئی

واویلا کیہہ کرناں جندے ' جو ساڑے سو ساڑے
سُکھاں دا اِک پولا ناہیں ' دُکھاں دے کھلواڑے
ہونی سی جو اُس دن ہوئی ' ہن کیہہ کریئے بھائی
جند کڑکی دے منہ آئی

صلاح نہ من دا وات نہ پچھدا ' آکھ ویکھاں کیہہ کردا
کل میں کملی تے اوہ کملا ' ہن کیوں میتھوں ڈر دا
اوہلے بہہ کے رمز چلائیں ' دِل نوں چوٹ لگائی

جند کڑکی دے منہ آئی

سینے بان دھندا لال گلے وچ، اِس حالت وچ جالاں
چاچا سر بھوئیں تے ماراں، رو رو یار سنبھالاں
اگے وی سیاں نہیوں لگایا، کہ میں ہی پریت لگائی
جند کڑکی دے منہ آئی

جگ وچ روشن نام تساڈا، عاشق توں کیوں نسدے ہو
وسو رسو وچ بکل دے، اپنا بھیت نہ دسدے ہو
وچھڑے وچکاروں پھڑ کے میں الٹی کر لٹکائی
جند کڑکی دے منہ آئی

اندر والیاں باہر آویں، بانہوں پکڑ کھلوواں
ظاہرا میتھوں لکن چھپن، باطن کولے ہوواں
ایسے باطن پھٹی زلیخا، میں باطن بر لائی
جند کڑکی دے منہ آئی

آکھیاں سی آکھ سنائیاں، مجلا سن دا ناہیں
ہتھ مروڑاں تلیاں پھوڑاں، روواں ڈھائیں ڈھائیں
لہنے تھیں مڑ دینا ہویا، ایہہ تیری بھلیائی
جند کڑکی دے منہ آئی

اک اک لہر اجیہی آوے، نہیں دسنیاں سو دسیاں
سچ آکھاں تاں سولی چاہڑ، جھوٹھ کہاں تاں وساں
ایسی نازک بات کیوں آکھاں، کہندیاں ہووے پرائی
جند کڑکی دے منہ آئی

وچ وسیلہ پاکاں دا، تسی آپے ساڈے ہووو
جاگدیاں، سنگ ساڈے جاگو: سوواں، نالے سووو
جس نے تیں سنگ پریت لگائی، کیہڑے سکھ سوائی
جند کڑکی دے منہ آئی

ایسیاں لیکاں لائیاں مینوں، ہور کئی گھر گالے
اُپر واروں پاویں جھاتی، وتیں پھریں دو آلے
لکن چھپن تے چھل جاون، ایہہ تیری وڈیائی
جند کڑکی دے منہ آئی

تیرا میرا نیاؤں نبیڑے، روموں قاضی آوے
کھول کتاباں کرے تسلی، دوہاں اک بتاوے
بھر میاں قاضی میرے اُتے، میں قاضی بھرمائی
جند کڑکی دے منہ آئی

بُلھا ! شوہ توں کہیا جیہا ' ہن تو کہیا میں کیہی
تینوں جو میں ڈھونڈن لگی ' میں بھی آپ نہ رہی
پایا ظاہر باطن تینوں ' باہر اندر رشنائی
جند کڑکی دے منہ آئی

(کلیات بلھے شاہ' فقیر محمد فقیر' کافی نمبر ۵۲)

جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا

جو رنگ رنگیا گوڑھا رنگیا ' مرشد والی لالی او یار
در معانی دی دھوم مچی ہے ' نیناں توں گھنڈ اٹھالیں او یار

زلف سیاہ وچ ہے ید بیضا ' اوہ چمکار وکھالیں او یار
کُنْ فَیَکُوْن آوازہ ہویا ' رتی میم وکھالی او یار

احد کولوں احمد ہویا ' بسمل میم نکالی او یار
پاک محمد پیدا ہویا ' چوداں طبق دا والی او یار

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ نازل ہویا قَالُوْا بَلٰی گل ڈالی او یار
کُلِّ شَیْءٍ کر کھیڈ مچی ہے ' اپنا آپ سنبھالیں او یار

سورہ یٰسین، مزمل والا، بدلہ کجھ دوا لیں او یار
لَا تَتَحَرَّكْ ذرّہ لکھیو، دوزخ کیں نوں ڈالیں او یار

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ کولوں حتّٰی دی رمز چھپانیں او یار
شب معراج نبی جی والا، اوہا وصل وصالیں او یار

یا رب خلقت پیدا کیتی، دنیا خواب خیالی او یار
صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ ہوئی آں، لائیاں دی لج پالیں او یار

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا، موئی نوں پھیر جوالیں او یار
اوکھا جیہڑا عشقے والا، سنبھل کے پیر لٹکالیں او یار

ہر شے اندر توں آپے ہیں، آپے ویکھ وکھالیں او یار
بُلھا! شوہ گھر میرے آیا، کر کر ناچ وکھالیں او یار

جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا، مرشد والی لالی او یار

(شرح کلام بلھے شاہ از میاں ظفر مقبول کافی نمبر ۵۷)

چپ کر کے کریں گزارا

چپ کر کے کریں گزارے نوں
سچ سن کے لوگ نہ سہندے نیں
سچ آکھیے تاں گل پیندے نیں
پھر سچے پاس نہ بہندے نیں
سچ مٹھا عاشق پیارے نوں

سچ شرع کرے بربادی اے
سچ عاشق دے گھر شادی اے
سچ کردا نویں آبادی اے
جیہا شرع طریقت ہارے نوں

چپ عاشق توں نہ ہُندی اے
جس آئی سچ سوگندھی اے
جس ماہل سہاگ دی گندی اے
چھڈ دنیا، کوڑ پسارے نوں

بلھا شوہ سچ ہن بولے ہیں
سچ شرع طریقت پھولے ہیں
گل چوتھے پد دی کھولے ہیں
جیہا شرع طریقت ہارے نوں
چپ کرکے کریں گزارے نوں

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۵۴)

چلو دیکھئے اوس مستانڑے نوں

چلو ویکھئے اوس مستانڑے نوں
جہدی ترنجناں دے وچ پئی اے دھم
اوہ تے مے وحدت وچ رنگدا اے
نہیں پچھدا "ذات دے کیہہ ہو تم"
جیہدا شور چوپھیرے پیندا اے
اوہ کول تیرے نت رہندا اے
نالے "نَحۡنُ اَقۡرَبُ" کہندا اے
نالے آکھے "وَفِیۡ اَنۡفُسِکُمۡ۔"

چھڈ جھوٹھ بھرم دی بستی نوں
کر عشق دی قائم مستی نوں
گئے پہنچ سجن دی ہستی نوں
جیہڑے ہو گئے صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ

نہ تیرا اے ' نہ میرا اے
جگ فانی جھگڑا جھیڑا اے
بناں مرشد راہبر کیہڑا اے
پڑھ : " فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ "

بلھے شاہ ! ایہہ بات اشارے دی
جہاں لگ گئی تاہنگھ نظارے دی
دس پینڈی گھر ونجارے دی
ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ !

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۵۵)

خلق تماشے آئی یار

خلق تماشے آئی یار
اج کیہہ کیتا؟ کل کیہہ کرنا؟ بھٹھ ساڈا آیا !
اسکی واہ کیاری بیجی ' چڑیاں کھیت ونجایا

اک الانھبا سیاں دا ہے' دوجا ہے سنسار
ننگ ناموس اتھوں دے ایتھے' لاہ پگڑی بھوئیں مار!

نڈھا کردا' بڈھا کردا' آپو اپنی واری
کیہ بی بی' کیہہ باندی لونڈی' کیہہ دھوبن بھٹھیاری

بلھا شوہ نوں ویکھن جاوے' آپ بہانہ کردا
گونو گونی بھانڈے گھڑ کے ٹھیکریاں کر دھردا

ایہہ تماشا دیکھ لے چل پو' اگلا ویکھ بازار
واہ واہ چھنج پئی دربار' خلق تماشے آئی یار

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۳۵)

دل لوچے ماہی یار نوں

دل لوچے ماہی یار نوں

اک ہس ہس گلاں کردیاں
اک روندیاں دھوندیاں مردیاں

کہو پھلی بسنت بہار نوں
دل لوچے ماہی یار نوں

میں نہاتی دھوتی رہ گئی
اِک گنڈھ ماہی دل بہہ گئی

بھاہ لائیے ہار سنگار نوں
دل لوچے ماہی یار نوں

میں کملی کیتی دوتیاں
دُکھ گھیر چوپھیروں لیتیاں

گھر آ ماہی دیدار نوں
دل لوچے ماہی یار نوں

بلھا ! شوہ میرے گھر آیا
میں گھٹ رانجھن گل لایا

دُکھ گئے سمندر پار نوں
دل لوچے ماہی یار نوں

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۵۹)

ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی

ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی، کتیا مول نہ جاوے
تکلے نوں وَل پے پے جاندے، کون لُہار سداوے

تکلے دے ول لاہیں لُہارا' تندی ٹٹ ٹٹ جاوے
گھڑی گھڑی ایہہ جھولے کھاندا' چھلی اک نہ لاہوے
پیتا نہیں جو بیڑی بنھاں' بائڑ ہتھ نہ آوے
چمڑیاں اتے چوپڑ ناہیں ماہل پئی بڑ لاوے
ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی' کتیا مول نہ جاوے
دن چڑھیا کد گزرے' مینوں پیارا مکھ دکھلاوے
ماہی چھڑ گیا نال مہیں دے کتن کِس نوں بھاوے
جس ول یار اتے ول اکھیں' دل میرا بیلے دھاوے
تنجن کتن سدن سیاں' برہوں ڈھول وجاوے
عرض ایہو مینوں آن ملے' ہن کوئی وسیلہ جاوے
سے مناں دا کت لیا بلھا' مینوں شوہ گل لاوے
دن چڑھیا کد گزرے' مینوں پیارا مکھ دکھلاوے

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۳۷)

رانجھا رانجھا کردی

رانجھا رانجھا کردی ہن میں آپے رانجھا ہوئی
سدو مینوں "دھیدو رانجھا" "ہیر" نہ آکھو کوئی

رانجھا میں وچ، میں رانجھے وچ، غیر خیال نہ کوئی
میں نہیں، اوہ آپ ہے، اپنی آپ کرے دلجوئی
جو کجھ ساڈے اندر وسے ذات اساڈی سوئی
جس دے نال میں نیونہہ لگایا اوہو جیہی ہوئی
چٹی چادر لاہ سُٹ کڑیے، پہن فقیراں لوئی
چٹی چادر داغ لگسی، لوئی داغ نہ کوئی
تخت ہزارے لے چل بلھیا، سیالیں ملے نہ ڈھوئی
رانجھا رانجھا کردی ہن میں آپے رانجھا ہوئی

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۳۸)

روزے حج نمازنی مائے

روزے، حج، نماز نی مائے
مینوں پیا نے آن بھلائے

جاں پیا دیاں خبراں پیاں
منطق، نحو سبھے بھل گیاں

اس انحد دے تار بجائے
روزے، حج، نماز نی مائے

مینوں پیا نے آن بھلائے
جاں پیا میرے گھر آیا

بھلی مینوں شرح وقایہ
ہر مظہر وچ اوہا دسدا
اندر باہر جلوہ اس دا
لوکاں خبر نہ کائے

روزے، حج، نماز نی مائے
مینوں پیا نے آن بھلائے

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۳۹)

سب اِکو رنگ کپاہیں دا

سب اِکو رنگ کپاہیں دا
تانی، تانا، پیٹم، نلیاں

پیٹھ، نڑا، تے چھباں چھلیاں
آپو اپنے نام جتاون

وکھو وکھی جاہیں دا
سب اکو رنگ کپاہیں دا

چونسی، پینسی، کھدر، دھوتر
ململ، خاصہ اکا سوتر

پونی وچوں باہر آوے
بھگوا بھیس گو سائیں دا
سب اکو رنگ کپاہیں دا
کڑیاں ہتھیں چھاپاں چھلے

آپو اپنے نام سولے
سبھا ہکا چاندی آکھو

کنگن چوڑا باہیں دا
سب اکو رنگ کپاہیں دا

بھیڈاں بکریاں چارن والا
اٹھ مجھیاں دا کرے سنبھالا
روڑی اتے گدوں چارے
اوہ بھی واگی گائیں دا

سب اکو رنگ کپاہیں دا

بلھا شوہ ذات کیہہ پچھنائیں
شاکر ہو رضائیں دا

جے توں لوڑیں باغ بہاراں
چاکر ہو ارائیں دا

سب اکو رنگ کپاہیں دا

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۷۰)

ساڈے ول مکھڑا موڑ وے پیاریا

ساڈے ول مکھڑا موڑ وے پیاریا
ساڈے ول مکھڑا موڑ

آپے لائیاں کنڈیاں تیں
تے آپے کھچدا ڈور

عرش کرسی تے بانگاں ملیاں
مکے پے گیا شور

ڈولی پا کے لے چلے کھیڑے
نہ کجھ عذر نہ زور

جے مائے تینوں کھیڑے پیارے
ڈولی پا دیویں ہور

بلھا شوہ اساں مرنا ناہیں
مر جاوے کوئی ہور

ساڈے دل بھڑا موڑ پیارے
ساڈے دل بھڑا موڑ

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۶۷)

سیونی رل دیئو ودھائی

سیونی رل دیئو ودھائی
میں ور پایا رانجھا ماہی

اج تاں روز مبارک چڑھیا
رانجھا ساڈے ویہڑے وڑیا

ہتھ کھونڈی سر کمبل دھریا
چاکاں والی شکل بنائی

مکٹ گواں دے اندر رلدا
جنگل جوہاں وچ کس ملدا

ہے کوئی اللہ دے ول بھلدا؟
اصل حقیقت خبر نہ کائی

بلھے شاہ اک سودا کیتا
پیتا زہر پیالہ پیتا

نہ کجھ لاہا ٹوٹا لیتا!
دکھ درداں دی گٹھڑی چائی

سیو نی رل دیئو ودھائی
میں ور پایا رانجھا ماہی

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۴۳، ۴۴)

عشق دی نوئیوں نویں بہار

عشق دی نوئیوں نویں بہار

جاں میں سبق عشق دا پڑھیا
مسجد کولوں جیوڑا ڈریا

ڈیرے جا ٹھاکر دے وڑیا
جتھے وجدے ناد ہزار

عشق دی نوئیوں نویں بہار

جاں میں رمز عشق دی پائی
مینا طوطا مار گوائی

اندر باہر ہوئی صفائی
جت ول ویکھاں یار و یار

عشق دی نویوں نویں بہار

ہیر رانجھے دے ہو گئے میلے
بھلی ہیر ڈھوڈیندی بیلے

رانجھا یار بکل وچ کھیلے
مینوں سدھ رہی نہ سار
عشق دی نویوں نویں بہار

بید قرآناں پڑھ پڑھ تھکے
سجدے کردیاں گھس گئے متھے

نہ رب تیرتھ' نہ رب مکے
جس پایا تس نور انوار

عشق دی نویوں نویں بہار

پھوک مصلےٰ' بھن سٹ لوٹا
نہ پھڑ تسبیح' عاصا' سوٹا

عاشق کہندے دے دے ہوکا
"ترک حلالوں' کھاہ مردار!"
عشق دی نویوں نویں بہار

عمر گوائی وچ مسیتی
اندر بھریا نال پلیتی!

کدے نماز توحید نہ کیتی
ہُن کیہہ کرنا ایں شور پکار

عشق دی نویوں نویں بہار

عشق بھلایا سجدہ تیرا
ہن کیوں ایتویں پاویں جھیڑا

بُلھا ہُندا چپ بتیرا
عشق کریندا مار و مار

عشق دی نویوں نویں بہار

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۷۶)

علموں بس کریں او یار

علموں بس کریں او یار
علم نہ آوے وچ شمار !

جاندی عمر ' نہیں اعتبار
اکو الف ترے درکار

علموں بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ ' لگا دیں ڈھیر
قرآن کتاباں چار چوپھیر

گردے چانن وچ انھیر
باجھوں رہبر خبر نہ سار
علموں بس کریں او یار!

پڑھ پڑھ شیخ مشائخ ہویا
بھر بھر پیٹ نیند بھر سویا
جاندی وار نین بھر رویا
ڈبا وچ اُرار نہ پار
علموں بس کریں او یار

پڑھ پڑھ علم ہویا بوراتا
بے علماں نوں لٹ لٹ کھاتا
ایہہ کی کیتا یار بہانا
کریں ناہیں کدے انکار
علموں بس کریں او یار!

پڑھ پڑھ نفل نماز گزاریں
اچیاں بانگاں چانگاں ماریں
منبر تے چڑھ کے وعظ پکاریں
تینوں کیتا حرص خوار

علموں بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ ملاں ہوئے قاضی
اللہ علماں باجھوں راضی

ہووے حرص دنوں دن تازی
نفع نیت وچ گزار

علموں بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ مسئلے روز سناویں
کھانا شک شبے دا کھاویں

دسیں ہور' تے ہور کماویں
اندر کھوٹ ' باہر سچیار

علموں بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ علم نجوم وچارے
گندا رہیا سیں برج ستارے

پڑھے عزیمتاں منتر جھاڑے
ابجد گِنے تعویذ شمار

علموں بس کریں او یار

علموں پئے قضیے ہور
اکھیں والے انھے کور

پھڑے سعد تے چھڈے چور
دوہیں جہانیں ہویا خوار

علموں بس کریں او یار !

علموں پئے ہزاراں پھستے — راہی اٹک رہے وچ رستے
ماریا ہجر ہوئے دل خستے — پیا وچھوڑے دا سر بھار

علموں بس کریں او یار !

علموں میاں جی کہاویں — تنبا چک چک منڈی جاویں
دھیلا لے کے چھری چلاویں — نال قصاباں بہت پیار

علموں بس کریں او یار !

بہتا علم عزازیل نے پڑھیا — جھگا جھاہا اوس دا سڑیا
گل وِچ طوق لعنت دا پڑیا — آخر گیا او بازی ہار

علموں بس کریں او یار !

جد میں سبق عشق دا پڑھیا
دریا دیکھ وحدت دا وڑیا

گھمن گھیراں دے وچ اڑیا
شاہ عنایت کیتا پار !

علموں بس کریں او یار !
بُلھا ہے نہ سُنی عالم فاضل نہ عالم جنی
اکو پڑھیا علم لدنی وحدت الف میم درکار
علموں بس کریں او یار !

(قانونِ عشق ازانور علی روہتکی کافی نمبر ۸۰)

کت کڑے' نہ وت کڑے

کت کڑے' نہ وت کڑے
چھلی لاہ' بھڑ ولے گھت کڑے

جے پونی پونی کتیں گی
تاں ننگی مول نہ وتیں گی
سوہریاں دے جے کتیں گی
تاں کاگ مارے گا جھٹ کڑے

وچ غفلت جے تیں دن جالے
کت کے کجھ نہ لیو سنبھالے
باجھوں گن شوہ اپنے نالے
تیری کیونکر ہوسی گت کڑے

ماں پیو تیرے گنڈھیں پائیاں
اجے نہ تینوں سرتاں آئیاں
دن تھوڑے تے چا مکائیاں
نہ آسیں پیکے وت کڑے

کت کڑے، نہ وت کڑے
جے داج دھونی جاویں گی
تاں کسے بھلی نہ بھاویں گی
اوتھے شوہ نویں کویں رجھاویں گی

کجھ لے فقراں دی مت کڑے
کت کڑے، نہ وت کڑے

تیرے نال دیاں داج رنگائے نی
اوہناں سوہے سالو پائے نی

توں پیر الٹے کیوں چائے نی
جا اوتھے لگی تت کڑے

کت کڑے، نہ وت کڑے

بلّھا شوہ، گھر اپنے آوے
چوڑا بیڑا سب سہاوے

گن ہوسی تاں گلے لگاوے
نہیں روسیں نینیں رَت کڑے

کت کڑے، نہ وت کڑے
چھلی لاہ بھروٹے گھت کڑے

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۸۱)

کتے تیتھوں اتے

راتیں جاگیں، کریں عبادت
راتیں جاگن کتے، تیتھوں اُتے

بھونکنوں بند مول نہ ہندے
جا روڑی تے ستے، تیتھوں اتے

خصم اپنے دا در نہ چھڈدے
بھانویں وجن جتے ' تیتھوں اتے

بلھے شاہ ! کوئی رخت[1] وہاج لے
نہیں تے بازی لے گئے کتے
تیتھوں اتے

(کلیات بلھے شاہ' فقیر محمد فقیر' کافی نمبر ۶۳)

کدی موڑ مہاراں ڈھولیا!

کدی موڑ مہاراں ڈھولیا
تیریاں واتاں توں سر گھولیا

میں نھاتی دھوتی رہ گئی
کوئی گنڈھ سجن دل بہہ گئی

کوئی سخن اولا بولیا
کدی موڑ مہاراں ڈھولیا

تیریاں واتاں توں سر گھولیا
بلھا شوہ ' کدی گھر آدسی

---

[1] ایہو جانی دولت

میری بُلدی بُھا بُجھاوِی
جیہدے دُکھاں نے مونہہ کھولیا

کدی موڑ مہاراں ڈھولیا
تیریاں واٹاں توں سر گھولیا

(کلیات بلھے شاہ فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۸۴)

کر کتن ول دھیان کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

نت متیں دیندی ماں، دھیا!
کیوں پھرنی ایں اینویں آ دھیا!

نی شرم حیا نہ گوا دھیا!
توں کدی تاں سمجھ نداں کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

نت متیں دیاں ولّی نوں
اس بھولی، کملی، جھلی نوں

جد پوے گا وکھت اکلی نوں
تد ہائے ہائے! کرسی جان کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

اج گھر وچ نویں کپاہ کڑے
توں جھب جھب ویلنا ڈاہو کڑے

روں ویل' پنجاون جاہ کڑے
مڑ کل نہ تیرا جان کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

راج پیکا دن چار کڑے
نہ کھیڈو کھیڈ گزار کڑے

نہ ہو ویہلی' کر کار کڑے
گھر بار نہ کر ویران کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

توں سدا نہ پیکے رہنا ایں
نہ پاس انبڑی دے بہناں ایں

بھا! انت وچھوڑا سہنا ایں
وس پئیں گی سس نناں کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

کت لے نی کجھ' کتا لے نی
ہن تانی تند اُو نالے نی

توں اپنا داج رنگا لے نی
توں تد ہوویں پردھیان کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

کر مان نہ حسن جوانی دا
پر دیس نہ رہن سیلانی دا

کوئی دنیا جھوٹھی فانی دا
نہ رہسی نام نشان کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

اک اوکھا ویلا آوے گا
سب ساک سین بھج جاوے گا

کر مدت پار لنگھاوے گا
اوہ بلھے دا سلطان کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۸۷ منتخب کلام)

کوئی پچھو دلبر کیہہ کردا؟

کوئی پچھو دلبر کیہہ کردا؟'' ''ایہہ جو کردا سو کردا!''

وچ مسیت نماز گزارے' بت خانے جاوڑ دا
آپ اکو' کئی لکھ گھراں دے' مالک ہے گھر گھر دا
اکسے گھر وچ رسدے وسدے نہیں رہندا وچ پردا

جت ول ویکھاں ات ول اوہو' ہر دی سنگت کردا
موسیٰ تے فرعون بنا کے' دوہو کے کیوں لڑدا؟
وحدت دے دریا دے اندر سب جگ دسے تردا

بلھا! شوہ دا عشق بگھیلا' رت پیندا گوشت چردا
کوئی پچھو ''دلبر کیہہ کردا؟'' ایہہ جو کردا سو کردا!''

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۵۹)

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا؟

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا
ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

کارن پیت میت بن آیا
میم دا گھنگٹ مکھ پر پایا

احد تے احمد نام دھرایا
سر چھتر جُھلّے لولاکی دا

تسیں آپے آپ ہی سارے ہو
کیوں کہندے ایسیں نیارے ہو

آئے اپنے آپ نظارے ہو
وچ برزخ رکھیا خاکی دا

تدھ باجھوں دوسرا کیہڑا ہے
کیوں پایا اُلٹا جھیڑا ہے

ایہہ ڈڈھا بڑا اندھیرا ہے
ہن آپ نوں آپے آکھیدا

کِتے رومی ہو کِتے شامی ہو
کِتے صاحب کِتے غلامی ہو

تسیں آپے آپ تمامی ہو
کیہوں کھوٹا کھرا سولاکھیدا

جس تن وچ عشق دا جوش ہویا
اوہ بے خود بے ہوش ہویا

اوہ کیونکر رہ خاموش ہویا
جس پیالہ پیتا ساقی دا

تسیں آپ اسانوں وھائے جی
کدر یہندے چھپے چھپائے جی

تسی شاہ عنایت بن آئے جی
ہن لا لا نین جھما کیدا

بلھا شاہ! تن بھاہ دی بھٹھی کر
اگ بال ہڈاں' تن ماٹی کر

ایہہ شوق محبت باٹی کر
ایہہ مدھوا اس بدھ چاکھیدا

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھاکیدا
ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

(کلیات بلھے شاہ' فقیر محمد فقیر' کافی نمبر ۹۵)

کیہہ بے درداں سنگ یاری

کیہہ بے درداں سنگ یاری
روون اکھیاں زار و زاری

سانوں گئے بے دردی چھڈ کے
ہجرے سانگ سینے دی گڈ کے

جسموں جندنوں لے گئے کڈھ کے
ایہہ گل کر گئے ہینسیاری

کیہہ بے درداں سنگ یاری

بے درداں دا کیہہ بھرواسا
خوف نہیں دل اندر ماسا

چڑیاں موت ' گواراں ہاسا
مگروں ہس ہس تاڑی ماری

کیہہ بے درداں سنگ یاری
آون کہہ گئے ' پھیر نہ آئے
آون دے سب قول بھلائے

میں بھلی ' بھل نین لگائے
کیہے ملے سانوں ٹھگ بپاری

کیہہ بے رداں سنگ یاری
روون اکھیاں زار و زاری

بُلھے شاہ اک سودا کیتا
کیتا زہر پیالہ پیتا

نہ کجھ نفع نہ ٹوٹا لیتا
درد دکھاں دی گٹھڑی بھاری

کیہہ بے رداں سنگ یاری
رودن اکھیاں زار و زاری

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۹۶)

گھڑیالی دیو نکال نی

گھڑیالی دیو نکال نی !
اج پی گھر آیا لال نی

گھڑی گھڑی گھڑیال بجاوے
رین وصل دی پیا گھٹاوے

میرے من دی بات جے پاوے
ہتھوں چاٹے گھڑیال نی

گھڑیالی دیہو نکال نی
انہد واجا وجے سہاناں
مطرب ! سگھڑا تان ترانا

نماز ، روزہ ، بھل گیا
مدھ پیالہ دین کلال نی

گھڑیالی دیو نکال نی

مکھ ویکھن دا عجب نظارہ
دکھ دلے دا اٹھ گیا سارا

رین وڈی کیا کرے پسارا
دن اگے دھرو دیوال نی

گھڑیالی دیو نکال نی

میتوں اپنی خبر نہ کائی
کیا جاناں میں کت ویائی
ایہہ گل کیونکہ چھپے چھپائی
ہن ہویا فضل کمال نی

گھڑیالی دیو نکال نی
اَج پی گھر آیا لال نی

ٹونے کامن کیئے بوہتیرے
سحرے آئے وڈے وڈیرے

ہن گھر آیا جانی میرے
رہاں لکھ ورہے ایہدے نال نی

گھڑیالی دیو نکال نی

بُلھا !شوہ دی سیج پھیاری
نی میں تارن ہارے تاری

کویں کویں ہن آئی واری
ہن وچھڑن ہویا محال نی

گھڑیالی دیو نکال نی
اج پی گھر آیا لال نی

(کلیات بلھے شاہ' فقیر محمد فقیر' کافی نمبر ۱۰۴)

گھنگٹ اوہلے نہ لک سجنا!

گھنگٹ اوہلے نہ لک سجنا!
میں مشتاق دیدار دی ہاں

تیرے باجھ دیوانی ہوئی
ٹوکاں کردے لوک سبھوئی

جے کر یار کرے دلجوئی
میں تاں فریاد پکار دی ہاں
گھنگٹ اوہلے نہ لک سجنا!
میں مشتاق دیدار دی ہاں

مفت دکاندی جاندی باندی
مل ماہی جند اینویں جاندی

اک دم ہجر نہیں میں ساہندی
بلبل میں گلزار دی ہاں
گھنگٹ اوھلے نہ لک سجنا !
میں مشتاق دیدار دی ہاں

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۶۸)

ماٹی قدم کریندی یار

ماٹی جوڑا ' ماٹی گھوڑا ' ماٹی دا اسوار
ماٹی ماٹی نوں دوڑائے ' ماٹی دا کھڑکار
ماٹی قدم کریندی یار
ماٹی ماٹی نوں مارن لگی ' ماٹی دے ہتھیار
جس ماٹی پر بہتی ماٹی ' تس ماٹی ہنکار
ماٹی قدم کریندی یار
ماٹی باغ بغیچہ ماٹی ' ماٹی دی گلزار
ماٹی ماٹی نوں ویکھن آئی ' ماٹی دی اے بہار
ماٹی قدم کریندی یار !
چار سیاں رل کھیڈن لگیاں ' پنجویں وچ سردار
ہس کھیڈ مڑ مائی ہوعیاں ' پوندیاں پیر پسار

ماڈی قدم کریندی یار !

ہس کھیڈ مڑ ماڈی ہوئی ، ماڈی پاؤں پسار

بُلھا ! ایہہ بوجھارت بوجھیں ، لاہ سروں بھوئیں مار

ماڈی قدم کریندی یار

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۱۰۸)

میری بکل دے وچ چور

میری بکل دے وچ چور ، نی

میری بکل دے وچ چور !!

کہنوں کوک سناواں : نی میری بکل دے وچ چور

چوری چوری نکل گیا جگ وچ پے گیا شور

میری بکل دے وچ چور

نی میری بکل دے وچ چور

مسلمان سڑنے توں ڈردے ، ہندو ڈر دے گور

دونویں ایسے دے وچ مردے ، ایہو دوہاں دی کھور

میری بکل دے وچ چور نی ، میری بکل دے وچ چور!

کِتے رام داس کِتے فتح محمد ایہو قدیمی شور
مٹ گیا دوہاں دا جھگڑا ' نکل پیا کجھ ہور
میری بکل دے وچ چورنی' میری بکل دے وچ چور!
عرش منور بانگاں ملیاں ' سنیاں تخت لہور
شاہ عنایت کنڈیاں پائیاں' لک چھپ کھدا ڈور
میری بکل دے وچ چورنی' میری بکل دے وچ چور!
جس ڈھونڈیا تس نے پایا' نہ جھر جھر ہویا مور
پیرا پیراں بغداد اساڈا ' مرشد تخت لہور
میری بکل دے وچ چورنی' میری بکل دے وچ چور!
ایہو تسی وی آکھو سارے' آپ گڈی آپ ڈور
میں دسناں تُسی پکڑ لیاؤ ' بلھے شاہ دا چور
میری بکل دے وچ چورنی' میری بکل دے وچ چور!

(کلیات بلھے شاہ' فقیر محمد فقیر' کافی نمبر ۱۱۸)

نی مل لئو سہیلڑیو

سدا نئیں سوہریاں گھر جانا' نی مل لئو سہیلڑیو
تساں وی ہوسی اللہ بھانا ' نی مل لئو سہیلڑیو

رنگ برنگی سول اپٹھے ' چمبو جاون مینوں
دکھ اگلے میں نال لے جاواں ' پچھلے سونپاں کنہوں

اک وچھوڑاں سیاں دا ' جیوں ڈاروں کونج وچھنی
ماپیاں مینوں ایہہ کجھ دتا ' اک چولی اک چُنی

داج ایہناں دا ویکھ کے ہن میں ' ہنجو بھر بھر رُنی
سس نناناں دیون طعنے ' مشکل بھاری بنی

بلھا ! شوہ ستارسُنی دا ' اک ویلا ٹل جاوے
عدل کرے تو جا نہ کوئی ' فضلوں بخرا پاوے

سدا میں سوہریاں گھر جانا
نی مِل لو سہیلیو

(کلیات بلھے شاہ' فقیر محمد فقیر' کافی نمبر ۲۷)

موہنہ آئی بات نہ رہندی اے

جھوٹھ آکھاں تے کجھ بچدا اے
سچ آکھیاں تے بھانبڑ مچدا اے

جی دوہاں گلاں توں جچدا اے
جچ جچ کے جیبھا کہندی اے
موہنہ آئی بات نہ رہندی اے

اک لازم بات ادب دی اے
سانوں بات معلومی سب دی اے
ہر ہر وچ صورت ربّ دی اے

کھوں ظاہر، کھوں چھپیندی اے
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

جس پایا بھیت قلندر دا
راہ کھوجیا اپنے اندر دا
اوہ واسی ہے سکھ مندر دا

جتھے کوئی نہ چڑھدی لہندی اے
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

ایتھے دنیا وچ ہنیرا اے
ایتھے تلکن بازی ویہڑا اے
اندر وڑ کے ویکھو کیہڑا اے

باہر خلقت پئی ڈھونڈھیندی اے
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

ایتھے لیکھاں پاؤں پسارا اے
اس دا وکھرا بھید نیارا اے

اک صورت دا چمکارا اے
جیویں چنگ دارو وچ پیندی اے

کتے ناز ادا دکھلائیدا
کتے ہو رسول ملائیدا

کتے عاشق بن بن آئیدا
کتے جان جدائی سہندی اے

جدوں ظاہر ہوئے نور ہوریں
جل گئے پہاڑ کوہ طور ہوریں

تدوں دار چڑھے منصور ہوریں
اوتھے شیخی نہ میندی تیندی اے

جے ظاہر کراں اسرار تائیں
سب بھل جاون تکرار تائیں

پھر مارن بلھے یار تائیں
ایتھے مخفی گل سوہندی اے

اساں پڑھیا علم تحقیقی اے
اوتھے اکو حرف حقیقی اے
ہور جھگڑا سب ودھیکی اے

اینویں رولا پایا ہندی اے
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

بلھا شوہ! اساں تھیں وکھ نہیں
بن شوہ تھیں دوجا ککھ نہیں
پر ویکھن والی اکھ نہیں

تائیں جان پئی دکھ سہندی اے
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

(قانونِ عشق از انور علی روہتکی کافی نمبر ۷۰)

میں اڈیکاں کر رہی

میں اڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا
میں جو تینوں آکھیا کوئی گھل سنیہڑا

چشماں سیج وچھائیاں، دل کیتا ویہڑا
لٹک چلندا آوندا شاہ عنایت میرا

میں اڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

اوہ اجہیا کون ہے جا آکھے جیہڑا
میں وچ کیہہ تقصیر ہے، میں بردا تیرا
تیں باجھوں میرا کون ہے، دل ڈھاوَ نہ میرا

میں اڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

ڈھونڈ شہر سب بھالیا قاصد گھلا کیہڑا
چڑھیاں ڈولی پریم دی دل دھڑکے میرا
آؤ شاہ عنایت قادری جی چاہے میرا

میں اڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

پہلی پوڑی پریم دی پل صراطے ڈیرا
حاجی مکے حج کرن میں مکھ دیکھاں تیرا
آؤ عنایت قادری ہتھ پکڑیں میرا

میں اڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

جل بل آہیں ماریاں دل پتھر میرا
پا کے کنڈی پریم دی دل کھچیو میرا
میں وچ کوئی نہ آپیا وچ پردا میرا

میں اڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

دست کنگن، باہیں چوڑیاں، گل نو رنگ چولا
رانجھن مینوں کر گیا کوئی راول رولا

میں اڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

بلھا !شوہ دے واسطے دل بھڑکن بھائیں
اوکھا پینڈا پریم دا ' دکھ گھٹدا تائیں
دل وچ دھکے جھیڑ دے' سردھائیں میرا
میں اڈیکاں کر رہی' کدی آ ' کر پھیرا

(قانونِ عشق ازانور علی روہتکی کافی نمبر ۱۶)

میں بے قید

میں بے قید آں میں بے قید' نہ روگی نہ وید
نہ میں مومن نہ میں کافر' نہ سیّدی نہ سیّد
چودھیں طبقیں سیر اساڈا ' کتے نہ ہوئیے قید
خرابات میں چال اساڈی ' نہ شوبھا نہ عیب
بلھے شاہ دی ذات کی پچھنیں' نہ پیدا نہ پید

(کلام بلھے شاہ ازنذیر احمد ص ۷۶)

میں تیرے قربان

بھاویں جان نہ جان وے ویہڑے آ وڑ میرے
میں تیرے قربان
وے ویہڑے آ وڑ میرے

تیرے جیہا ہور نہ کوئی
ڈھونڈاں جنگل بیلا روہی
ڈھونڈاں سارا جہان
وے ویہڑے آ وڑ میرے

لوکاں تے بھانے چاک مہیں دا
رانجھا لوکاں وچ کہیندا
ساڈا تاں دین ایمان
وے ویہڑے آ وڑ میرے

ماپے چھوڑ لگی لڑ تیرے
شاہ عنایت سائیں میرے
لائیاں دی لج جان
وے ویہڑے آ وڑ میرے

(قانونِ عشق از انور علی روہتکی کافی نمبر۲)

میں چوڑیڑی آں

میں چوڑیڑی آں سچے صاحب دی درباروں
دھیان کی چھجلی، گیان کا جھاڑو کام کرودھ نت جھاڑوں

قاضی جانے، حاکم جانے، فارغ خطی بیگاروں
رات دنیں میں ایہو منگدی، دور نہ کر درباروں
میں چوڑیڑی آں سچے صاحب دے درباروں
تدھ باجھوں میرا ہور نہ کوئی، کیس وَل کروں پکاروں
بلھا ! شوہ عنایت کر کے بخرا ملے دیداروں

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۱۳۰)

میں کسنبھڑا چُن چُن ہاری

میں کسنبھڑا چن چن ہاری

ایس کسنبھے دے کنڈے بھلیرے! اڑ اڑ چنڑی پاڑی
ایس کسنبھے دا حاکم کرڑا، ظالم اے پٹواری
ایس کسنبے دے چار مقدم مالہ منگدے بھاری
ہورنا چکیا پھوئیا پھوئیا، میں بھر لئی پٹاری
چک چک کے میں ڈھیری کیتا، لبھے آن بپاری
اوکھی گھاٹی مشکل پینڈا، سر پر گٹھڑی بھاری
عملاں والیاں سب لنگھ گئیاں رہ گئی او گنہاری
ساری عمر اکھیڈ گوائی، اوڑک بازی ہاری

الست کہیا جد اکھیاں لائیاں ہن کیوں یار وساری

اکو گھر وچ وسدیاں رسدیاں ہن کیوں نیاری

میں کمینی، کھجی، کوجھی، بے گن کون وچاری

بلھا شوہ دے لائق ناہیں شاہ عنایت تاری

میں کسنھڑا چمن چمن ہاری

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۱۲۶)

نی مینوں لگڑا عشق

نی مینوں لگڑا عشق اول دا

روز ازل دا

وچ کڑاہی تل تل جاوے تلیاں نوں چا تلدا

مویاں نوں ایہہ ول ول مارے ولیاں نوں چا ولدا

کیا جاناں کوئی چنگ لکھیں اے نت سول کلیجے سل دا

تیر جگر وچ لگا عشقوں نہیں ہلایاں ہلدا

بلھا! شوہ دا نیہں انوکھا نہیں رلایاں رلدا

نی مینوں لگڑا عشق اول دا

روز ازل دا

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۱۳۹)

ہندو ، نہیں نہ مسلمان

ہندو ، نہیں نہ مسلمان بہے ترنجن ، تج ابھمان
سنی نہ ، نہیں ہم شیعہ صلح کل کا مارگ لیا
بھکھے نہ ، نہیں ہم رجے ننگے نہ نہیں ہم کجے
روندے نہ ، نہیں ہم ہسدے اجڑے نہ ، نہیں ہم وسدے
پاپی نہ ، سدھرمی ناں پاپ پن کی راہ نہ جاں
بلھے شاہ ! جو ہر چت لاگے
ترک اور ہندو دوجن تیاگے

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۸۳)

ہن کیہہ تھیں آپ چھپائیدا

ہن کی تھیں آپ چھپائی دا
کتے ملاّں ہو بلیندے ہو کتے سنت فرض دسیندے ہو
کتے رام دوہائی دیندے ہو کتے ماتھے تلک لگائی دا
ہن کی تھیں آپ چھپائی دا
میں میری ہے کہ تیری ہے پر انت بھسم کی ڈھیری ہے
ڈھیری توں ہن کیری ہے ڈھیری توں ناچ نچائی دا
ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

کتے بیسر چوڑا پاؤ گے — کتے جوڑا شان ہنداؤ گے
کتے آدم حوا بن آؤ گے — کدی تیتھوں بھی بھل جائی دا
ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

باہر ظاہر ڈیرا پائیو — آپے ڈھوں ڈھوں ڈھول بجائیو
جگ تے اپنا آپ لکھائیو — پھر عبداللہ دے گھر دھائی دا
ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

جو یاد تساڈی کردا ہے — اوہ مویاں توں اگوں مردا ہے
اوہ مویاں بھی تیتھوں ڈردا ہے — مت مویاں نوں مار کھائی دا
ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

بندرابن گئو چراوے — لنکا چڑھ کے ناد بجاوے
مکے دا بن حاجی آوے — واہ وا رنگ وٹائی دا
ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

منصورؒ تساں تے آیا ہے — تسیں سولی پکڑ دوایا ہے
میرا بیر نہ بابل جایا ہے — تسیں خون دیو میرے بھائی دا
ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

بلھا شوہ ہن صحیح سنجھاتے ہو — ہر صورت نال پچھارتے ہو
کتے آندے ہو کتے جاندے ہو — ہن میتھوں بھل نہ جائی دا
ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

(قانون عشق از انور علی روہتکی کافی نمبر ۹۰)

ہن میں لکھیا سوہنا یار

ہن میں لکھیا سوہنا یار - جس دے حسن دا گرم بازار
جد احد اک اکلا سی ' نہ ظاہر کوئی تجلّی سی
نہ ربّ رسول نہ اللہ سی ' نہ جبار تے نہ قہار
بے چون و بے چگو نہ سی ' بے شبیہ بے نمونہ سی
نہ کوئی رنگ نہ نمونہ سی ' ہن گوناں گون ہزار
پیارا پہن پوشاکاں آیا ' آدم اپنا نام دھرایا
احد توں بن احمد آیا ' نبیاں دا سردار
''کن'' کہیا'' فیکون '' کہایا' بے چونی سے چون بنایا
''احد'' دے وچ ''میم'' رلایا' تاں کیتا ایڈ پسار
ہن میں لکھیا سوہنا یار' جس دے حسن دا گرم بازار
تجوں مسیت تجوں بت خانہ' برتی رہاں نہ روزہ جانا
بھل گیا وضو نماز دوگانہ' میں پر جان کراں بلہار
پیر پیغمبر اس دے بردے' انس ملائک سجدے کردے
سر قدماں دے اتے دھردے' سب توں وڈی اوہ سرکار
جو کوئی اس نوں لکھیا چاہے' باجھ وسیلے لکھیا نہ جائے
شاہ عنایت بھیت بتائے ' تاں کھلے سب اسرار
ہن میں لکھیا سوہنا یار' جس دے حسن دا گرم بزار

(کلیات بلھے شاہ از فقیر محمد فقیر کافی نمبر۱۵۲)

چھنچھروار

چھنچھروار او تاولے وِنج سو بجن دی سو

اساں مڑ گھر پھیر نہ آوَ تاں جو ہوئی ہوگ سو ہو

واہ واہ چھنچھر وار وہیلے   دکھ بجن دے میں ول پیلے

ڈھونڈاں او جڑ جنگل بیلے   اوپڑن رین کولڑے ویلے

برہوں گھیریاں

گھڑی تاہنگ تساڈیاں تاہنگاں   راتیں سُتوے شیر اولانگاں

اچی چڑھ کے کوکاں چاہنگاں   سینے اندر رڑکن سانگاں

پیارے تیریاں

ایت وار

ایت وار سنیت ہیں جو جو قدم دھرے

اوہ بھی عاشق نہ کہو جو سر دیندا عذر کرے

ایت ایت وار بھائت   وچوں جائے ہجر دی ساعت

میرے دکھ دی سُنے حکایت   آ عنایت کرے ہدایت

تاں میں تاریاں

تیری یاری جیہی نہ یاری   تیرے پکڑ وچھوڑے ماری

عشق تساڈا قیامت ساری   تاں میں ہوئیاں ویدن بھاری

کر کجھ کاریاں

سوموار

بلھا روز سوم وار دے کیا چل چل کرے پکار
اگے لکھ کروڑ سہیلیاں میں کس دی پانی ہار

میں دکھیاری دکھ سوار روناں اکھیاں دا رزگار
میری خبر نہ لیندا یار ہن جاتا مُردے مار
مویاں نوں مار دا

میری اوسے نال لڑائی جس نے مینوں برچھی لائی
سینے اندر بھانبڑ کائی کٹ کٹ کھائے برہوں قصائی
پچھا یار دا

منگل وار

منگل میں گل پانی آ گیاں لباں تے آون ہار
میں گھمن گھیراں گھیریاں اوہ دیکھے کھلا کنار

منگل بدیواں دلادے بڈھے شوہ دریا واں جاندے
کپڑ کڑک دوپہریں کھاندے دلول غوطیاں دے منہ آندے
مارے یار دے

کنڈھے ویکھے کھلا تماشا ساڈی مرگ اوہناں دا ہاسا
دل میرے وچہ آیا سو آسا ویکھاں دیسی کدوں دلاسا
نال پیار دے

بدھ وار

بدھ سدھ رہی محبوب دی سدھ اپنی رہی نہ ہور
میں بلہاری اوس دے جو کھچدا میری ڈور

بدھ سدھ آگیا بدھوار میری خبر نہ لے دلدار
سکھ ڈکھاں تو گھتاں وار دکھاں آن ملایا یار

پیارے تاریاں

پیارے چلن نہ دیساں چلیا لے کے نال زلف دے ولیا
جاں اوہ چلیا تاں میں چھلیا تاں میں رکھساں دل وچہ رلیا

لیساں واریاں

جمعرات

جمعرات سوہاونی دکھ درد نہ آہا پاپ
اوہ جامہ ساڈا پہن کے آیا تماشے آپ

اگوں آگئی جمعرات شرابوں گاگر ملی برات
لگ گیا مست پیالہ ہات مینوں بھل گئی وات صفات

دیوانی ہورہی

ایسی زحمت لوک نہ پاون ملاں گھول تعویذ پلاون
پڑھن عزیمت جن بلاون سیاں شاہ مدار کہلاون

میں چپ ہورہی

روز جمعہ

روز جمعہ دے بخشیاں میں جیہیاں لکھ ہزار
پھر اوہ کیوں کرنہ بخشسی جیہڑی پنج مقیم گزار

جمعہ دی ہور و ہور بہار ہن میں جاتا صحیح ستار
بی بی باندی بیڑا پار سرتے قدم دھریندا یار
سوہاگن ہورہی

عاشق ہو ہو گلاں دسیں چھوڑ معشوقاں کینویں نسیں
بُلھا شوہ اساڈے دسیں نت اٹھ کھیڈیں نالے ہسیں
لگ گل سورہے



بارہ ماہ حضرت بلھے شاہ علیہ الرحمۃ

اسوں

اسوں لکھوں سند لیوا واچے مورا پی
گمن کیا تم کا ہے کو جو کلمل آیا جی

اسوں اساں تساڈی آس ساڈی جند تساڈے پاس
جگر مُدھ پریم دی لاس دکھاں ہڈ سکائے ماس

سولاں ساڑیاں

سولاں ساڑی رہی بحال مٹھی تدوں نہ گیاں نال
الٹی پریم نگردی چال بُلھا شوہ دی کرساں بھال

پیارے ماریاں

کاتک

کہو کاتک کیسی جو بنیوں کٹھن نہ بھوگ
سیس کیر ہتھ جوڑ کے مانگوں بھیکھ نجوگ

کتک گیا تمن کتن گلی چاٹ تاں ہویاں اتن
در در لگی دھماں گھتن اوکھی گھاٹ پچاے پتن

شاہے واسطے

ہن میں موئی بیدردا لوکا　　کوئی دیہو اچی چڑھ ہوکا
میرا اس سنگ نیہوں چروکا　　بُلھا شوہ بن جیون اوکھا

جانداپاس تے

مگھر

مگھر میں رہیاں سوہد کے سب اونچے نیچے ویکھ
پڑھ پنڈت پوتھی بھال رہے ہر ہر سے رہے لیکھ

مگھر میں گھر کدھر جاندا　　راکش نیوں ہڈاں نوں کھاندا
سڑ سڑ جی پیا کرلاندا　　آوے لعل کسے دا آندا

باندی ہورہاں

جو کوئی سانوں یار ملاوے　　سوز الم تھیں سرد کراوے
پخہ توں بیٹھی ستی اٹھاوے　　بُلھا شوہ بن نیند نہ آوے

بھانویں سورہاں

پوہ

پوہ ہن پوچھوں جائیکے تم نیارے رہو کیوں میت
کس موہن من موہ لیا جو پتھر کر یو چیت

پانی پوہ پون کت گیاں　　لدے ہوت تاں اُٹھکڑ گئیاں
تاں سنگ ماپے سجن سیاں　　پیارے عشق چواتی لیئیاں

دکھاں رولیاں

کڑ کڑ کپڑو کڑک ڈرائے　　مارو تھل وچہ بیڑے پائے
جیوندی موئی نی میریئے مائے　　بُلھا شوہ کیوں اجے نہ آئے

ہنجوں ڈوہلیاں

ماگھ

ماگھی نہاون سب سیاں جو تیرتھ کر سمیان
گج گج برسے مینگھلا میں اُوہدا کرت اشنان

ماگھ مہینے گئے اولانگ　　نویں محبت بہتی تاہنگ
عشق موذن دتی بانگ　　پڑھاں نماز پیا دی تاہنگ

دعائیں کی کراں

آکھاں پیارے میں ول آ　　تیرے مکھ ویکھن دا چاہ
بھانویں ہور تتی نوں تاء　　بُلھا شوہ نوں آن ملا

تیری ہور ہاں

پھاگن

پھاگن پھولے کھیت جیوں تن بن پھول سنگھار
ہرڈالی پھول پتیاں گل پھولن کے ہار

ہوری کھیلن سیاں پھگن　　میرے نین جھلاریں وگن

او کھے جیوندیاں دے دن تکن   سینے بام پریم دے لگن

ہوری ہوری

جو کجھ روز ازل تھیں ہوئی   لکھی قلم نہ میٹے کوئی

دکھاں سولاں دتی ڈھوئی   بُلھا شوہ نوں آکھو کوئی

جس نوں روری

چیت

چیت چمن میں کوئلاں نت کوکو کرن پکار

میں سن سن گھن گھن جھر مراں کب گھر آوے یار

ہن کیہ کراں جو آیا چیت   بن تن پھول رہے سب کھیت

اپنا انت نہ دیندے نہ بھیت   ساڈی ہار تساڈی جیت

ہن میں ہاریاں

ہن میں ماریا اپنا آپ   تساڈا عشق اساڈا کھاپ

تیرے نیہوں دا سوکھا تاپ   بُلھا شوہ کیہ لایا پاپ

کارے ماریاں

بیساکھ

بساکھی کا دن کٹھن ہے جے سنگ میت نہ ہو

میں کس کے آگے جا کہوں اک منڈی بھادو

تاں میں بھاوے سکھ بساکھ　　کچیاں پیاں تے پکی واکھ
لاکھی لے گھر آیا لاکھ　　تاں میں بات نہ سکاں آکھ

کونتاں والیاں

کونتاں والیاں ڈاہڈا زور　　ہن میں جھر جھر ہویاں ہور
کنڈے پڑے کلیجے زور　　بُلھا شوہ بن کوئی نہ ہور

جن گھت گالیاں

جیٹھ

جیٹھ جیہی موہے آگن ہے جبکہ بچھڑے میت
سن سن گھن گھن جھر مروں جو تمری یہ پریت

لوواں دھپاں پھندیاں جیٹھ　　مجلس بہندی باگاں بیٹھ
تتی ٹھنڈی وگے پیٹھ　　دفتر کڈھ پرانے سیٹھ

موہراں کھاندیاں

اَج کل سد ہولی البتہ　　ہن میں آ کلیجہ تتا
نہ گھر کونت نہ دانا بھتا　　بُلھا شوہ ہوراں سنگ دتا

سینے کانیاں

ہاڑ

ہاڑ ہڑت موہے جھٹ پٹے جو لگی پریم کی آگ
جس لاگے تس جل بجھے جو بھور جلاوے بھاگ

ہن کی کراں جو آیا ہاڑ　　تن وچہ عشق تپایا بھاڑ
تیرے عشق نے دِتا ساڑ　　روواں اکھیاں کرن پکار

تیری ہاوڑی

ہاڑے گھتاں شامی اگے　　قاصدے کے ہوڑ وگے
کالے گئے تے آئے بگے　　بُلھا شوہ بن ذرا نہ تگے

شامی باہورڑے

ساون

ساون سوہے مینگھلا گھڈ سوہے کرتار
ٹھور ٹھور عنایت بسے پپیا کرے پکار

سوہن ملہاراں سارے ساون　　دوتی دکھ لگے اٹھ جاون
نینگر کھیڈن کڑیاں گاون　　میں گھر رنگ رنگیلے آون

آساں پنیاں

میریاں آساں رب پہچایاں　　میں تاں ان سنگ اکھاں لایاں
سیاں دین مبارک آئیاں　　شاہ عنایت آکھاں سائیاں

آساں پنیاں

بھادوں

بھادوں بھاوے تب سکھی جو پل پل ہووے ملاپ
جو گھٹ دیکھوں کھول کے گھٹ گھٹ دیوچہ آپ

آہن بھادوں بھاگ جلایا صاحب قدرت سیتی پایا
ہر ہر دے وچہ آپ سمایا شاہ عنایت آپ لکھایا
تاں میں لکھیا

آخر عمر ہوئی تسلا پل پل منگن نین تجلے
جو کجھ ہوسی کرسی اللہ بُلھا شوہ بن کجھ بھلا
پریم رس چکھیا

دوہڑے

۱

اس کا مکھ اک جوت ہے گھنگٹ ہے سنسار
گھنگٹ میں وہ چھپ گیا مکھ پر آنچل ڈار

۲

ان کو مکھ دکھلائے ہے جن سے اس کی پیت
ان کو ہی ملتا ہے وہ جو اس کے ہیں میت

۳

منہ دکھلاوے اور چھپے چھل بل ہے جگ دیس
پاس رہے اور نہ ملے اس کے بسوے بھیس

۴

بلھا قصر نام قصور ہے اوتھے موہوں نہ سکن بول
اوتھے سچے گردن ماریئے اوتھے جھوٹھے کرن کلول

۵

بلھیا قصور بے دستور اوتھے جاناں بنیاں ضرور
نہ کوئی پن نہ دان ہے نہ کوئی لاگ دستور

۶

بلھیا دھرم سالہ دھڑ وائی رہندے ٹھاکر دوارے ٹھگ
وچ مسیتاں کو ستے رہندے عاشق رہن الگ

۷

بلھیا وارے جایئے اوہناں توں جہڑے گلیں دین پرچا
سوئی سلائی دان کرن تے آہرن لین چھپا

۸

بلھیا وارے جایئے اوہناں توں جہڑے مارن گپ شڑپ
کوڈی لبھی دیہن چا تے بغچہ کھاؤ گھپ

۹

نہ خدا مسیتے لبھدا نہ خدا وچ کعبے
نہ خدا قبراں کتاباں نہ خدا نمازے

۱۰

نہ خدا میں تیرتھ ڈٹھا اینویں پینڈے جھاگے
بلھا شوہ جد مرشد مل گیا ٹٹے سب تگا دے

۱۱

بلھیا پرسوں کافر تھی گیوں بت پوجا کیتی کل
اسیں جا بیٹھے گھر اپنے اوتھے کرن نہ ملیا گل

۱۲

بلھیا رغین غرورت ساڑ سٹ تے مان کھوہے وچ پا
تن من دی سرت گواوے گھر آپ ملے گا آ

۱۳

بلھیا ہجرت وچ اسلام لے میرا نت ہے خاص آرام
نت نت مراں تے نت نت جیواں میرا نت نت کوچ مقام

۱۴

بلھیا عشق سجن وے آئے کے سانوں کیتوس ڈوم
اوہ پربھ اساڈا سخی ہے میں سیوا کنوں شوم

۱۵

بلھیا عاشق ہویوں رب دا ملامت ہوئی لاکھ
لوگ کافر کافر آکھدے توں آکھو آکھو آکھ

۱۶

بلھیا پینڈے پڑے پریم کے کیا پینڈا آواگون
اندھے کو اندھا مل گیا راہ بتاوے کون

۱۷

بلھیا من منجولا منج دا کتے گوشے بہہ کے کٹ
ایہہ خزانہ تینوں عرش دا توں سنبھل سنبھل لٹ

۱۸

بلھیا چیری مسلمان دی ہندو توں قربان
دونہاں توں پانی وار پی جو کرے بھگوان

۱۹

بلھیا ملاں اتے مشالچی دونہاں اکو چت
لوکاں کر دے چاناں آپ ہنیرے نت

۲۰

بلھیا پی شراب تے کھا کباب ہیٹھ بال ہڈاں دی اگ
چوری کر تے بھن گھر رب دا اوس ٹھگاں دے ٹھگ نوں ٹھگ

۲۱

بلھیا چل سنیاردے جتھے گہناں گھڑیئے لاکھ
صورت آپو اپنی توں اکو روپا آکھ

۲۲

پھری رت شگوفیاں والی چڑیاں چگن نوں آئیاں
اکناں نوں جریاں لے کھاہدا اکناں نوں پھاہیاں لائیاں
اکناں نوں آس مڑن دی آہی اک سیخ کباب چڑھائیاں
بلھے شاہ کیہہ دس اوہناں دے اوہ قسمت مار پھسائیاں

۲۳

بلھیا اچھے دن تو پچھے گئے جب ہر سے کیا نہ ہیت
اب پچھتاوا کیا کرے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

۲۴

اوہ ہادی میرے اندر بولیا رڑھ پڑھ گئے گنا ہاں
پہاڑیں لگا باجرہ شہتوت لگے پھرواہاں

۲۵

اللہ توں میں تے قرض بنایا ہتھوں توں میرا قرضائی
اوتھے تاں میری پرورش کیتی جتھے کسے نوں خبر نہ کائی

اوتھوں تاہیں آئے ایتھے جاں پہلے روزی آئی
بلھے شاہ ہے عاشق جس تحقیق حقیقت پائی

۲۶

بلھیا کنک کوڈی کا منی تینوں کیہہ تکوار
آئے تھے نام چھن کو اور وچ لیتے مار

۲۷

بھٹھ نمازاں تے چکڑ روزے کلمے تے پھر گئی سیاہی
بلھے شاہ شوہ اندروں ملیا بھلی پھرے لوکائی

۲۸

بلھیا آوندا ساجن دیکھ کے جاندا مول نہ دیکھ
مارے درد فراق دے بن بیٹھے باہمن شیخ

۲۹

بلھے شاہ اوہ کون ہے اتم تیرا یار
اوسے کے ہاتھ قرآن ہے اوسے گل زنار

۳۰

بلھا چل باورچی خانے یار دے جتھے کوہا کا ہی ہو
اوتھے موٹے کسن بکرے توں لسا ملے نہ ڈھو

۳۱

بلھے نوں لوک متیں دیندے بلھیا توں جا بوہ مسیتی
وچ مسیتاں کیہہ کجھ ہندا جے دلوں نماز نہ نیتی
باہروں پاک کیتے کیہہ ہندا جے اندروں نہ گئی پلیتی
بن مرشد کامل بلھیا تیری اینویں گئی عبادت کیتی

۳۲

اپنے تن دی خبر نہ کائی ساجن دی خبر لیاوے کون
نہ ہوں خاکی نہ ہوں آتش نہ ہوں پانی پون
کپے دے وچ روڑ کھڑک دے مورکھ اکھن بولے کون
بلھا سائیں گھٹ گھٹ رنویاں جیوں آٹے وچ لون

۳۳

اربع عناصر محل بنایو وچ وڑ بیٹھا آپے
آپے کڑیاں آپے نینگر آپے بنسائیں ماپے
آپے مریں تے آپے جیویں آپے کریں سیاپے
بلھیا جو کجھ قدرت رب دی آپے آپ سنجھاپے

۳۴

بلھیا رنگ محلیں جا چڑھیوں لوکی پچھن آکھن خیر
اساں ایہ کجھ دنیا توں وٹیا منہ کالا تے نیلے پیر

۳۵

اٹ کھڑکے دکڑ وجے تتا ہووے چلھا
آون فقیر تے کھا کھا جاون راضی ہووے بلھا

۳۶

بلھیا جیسی صورت عین دی تیسی صورت غین
اک نکتے دا پھیر ہے بھلا پھرے جہان

۳۷

بلھیا کھاہ حرام تے پڑھ شکرانہ کر توبہ ترک ثواباں
چھوڑ مسیت تے پکڑ کنارہ تیری چھٹسی جان عذابوں
اوہ حرف نہ پڑھیے مت رہسی جان جوابوں
بلھے شاہ چل اوتھے چلیے جتھے منع نہ کرن شرابوں

۳۸

بلھیا جے توں غازی بنناایں لک بنھ تلوار
پہلوں رنگڑ مار کے پچھوں کافر مار

۳۹

بلھیا ہر مند رموں آمیکے کہو لیکھا ویہو بتا
پڑھے پنڈت یا ہندے دور کیے احمق لیے بلا

۴۰

وحدت دے دریا دسیندے میری وعدت کتوں دھائی
مرشد کامل پار لنگھایا باجھ تلہے سرناہی

۴۱

بلھیا سب مجازی پوڑیاں توں حال حقیقت دیکھ
جو کوئی اوتھے پہنچیا چاہے بھل جائے سلام علیک

۴۲

بلھیا قاضی راضی رشو تے ملاں راضی موت
عاشق راضی راگ تے نہ پرتیت گھٹ ہوت

۴۳

ٹھاکر دوارے ٹھک بسیں بھائی دوار مسیت
ہر کے دوارے بھکھ بسیں ہمری ایہہ پرتیت

۴۴

بلھے شاہ چل اوتھے چلیے جتھے سارے ہوون انھے
نہ کوئی ساڈی قدر پچھانے نہ کوئی سانوں منے

۴۵

بلھیا دھرم سالہ وچ ناہیں جتھے مومن بھوگ پوائے
وچ مسیتاں دھکے مل دے ملاں تیوڑی پائے
دولتمنداں نیں بوہیاں اتے چوب دار بہائے
پکڑ دروازہ رب سچے دا جتھوں دا دکھ دلدامٹ جائے

۴۶

ہورنیں سبھے گلویاں اللہ اللہ دی گل!
کجھ رولا پایا عالماں کجھ کاغذاں پایا جھل

۴۷

بلھیا میں مٹی گھمیار دی گل آکھ نہ سک دی ایک
تتڑ میرا کیوں گھڑیا مت جائے علیک سلیک

۴۸

بلھا شوہ تھیں دکھ نہیں پر ویکھن والی اکھ نہیں

۴۹

کنک کوڈی کا منی تینوں کیہہ تلوار
آیا سیں جس بات کو بھول گئی وہ بات

گنڈھاں

۱

کہوسرتی گل کاج دی میں گنڈھاں کیتیاں پاؤں
ساہے تے جج آوسی ہن چاہلی گنڈھ گھتاؤں
بابل آکھیا آن کے تیں ساہوریاں گھر جاناں
ریت اوتھوں دی اور ہے مڑ پیر نہ ایتھے آناں
گنڈھ پہلی نوں کھول کے میں بیٹھی برلاواں
اوڑک جاون جاوناں ہن میں داج رنگاواں
ویکھوں طرف بازار دی سب رستے لاگے
پلے ناہیں روکڑی سب مجھ سے بھاگے

۲

دوجی کھولوں کیا کہوں دن تھوڑے رہندے
سول سبھے رل آوندے سینے وچ بہندے
جھل و ملی میں ہوئی تندکت نہ جاناں
جج اینویں رل آوسی جیوں چڑھ دا ٹھاناں

۳

تیجی کھولوں دکھ سے روندے نیں نہ ہٹ دے
کس نوں پچھاں جائیکے دن جاندے گھٹ دے
گن والیاں سب پیاریاں میں کوگن ناہیں
ہتھ ملے مل سردھراں میں رووان ڈھائیں

۴

چوتھی کھولی کیا ہوا رل آون سیاں
درد کسے نہ کیتیا سب بنج گھر گئیاں
وطن بیگانہ دیکھناں کیہہ کریئے ماتاں
بابل پکڑ چلا دی بن جاتاں

۵

پنجویں کھولوں کوک کے کرسوز پکاراں
پہلی رات ڈراونی کیوں دلوں وساراں
مدت تھوڑی آ رہی کویں راج بتاواں
جا آ کرھو گھر ساھورے گنڈھ لاگ ودھاواں

۶

گنڈھ چھیویں میں کھول کے جگ دیندی ہوکا
گھر آن پئی مہمان ہاں کیہہ کریئے لوکا

لگا فکر فراق دا کیہہ کریئے کاراں
روون اکھیں میریئاں جیوں وگن جھلاراں

۷

ستویں گنڈھ چاکھو لیا میں اوسے حیلے
رو رو حال وتجایا رنگ ساوے پیلے
سول اساں نال کھیڈ دے نہیں ہوش سنبھالے
ہن دسو سنگ سہیلیو کوئی چلسو نالے

۸

اٹھویں نوں ہتھ ڈالیا میں تاں ہو دیوانی
جیوں مثل حباب ہے مچھلی بن پانی
دکھ درد اوے آن کے ہن لہو پیندے
برہوں دی دکان تے ساڈے گھاڑ گھڑیندے

۹

نانویں نوں چاکھولیا دن رہندے تھوڑے
میں پونی کت نہ جاتیا اجے رہندے گوہڑے
میں ترے لیندی ڈگ پئی کوئی ڈھو نہ ہویا
غفلت گھت اجاڑیا اگوں کھیڈو گویا

۱۰

دسویں گنڈھ جا میں کھولی کیوں جھدی آہی
سب قبیلہ دیس تھیں دے دیس تراہی
آمو گھٹی دیندیئے جے زہر رلاویں
میں جھڈی ایس عذاب توں جند چھڈاویں

۱۱

یاہراں گنڈھاں کھولیاں میں ہجرے ماری
کھیاں سیاں ساہورے ہن میری واری
بانہہ سرہانے دے کدی اسی مول نہ سوندے
پھٹاں اتے لون ہے پھٹ سمرے لوندے

۱۲

گنڈھ کھولی میں باہر ویں کیہہ ہوگ تماشا
جس لاگی تس پیڑ ہے جگ جانے ہاسا
اک گئے نہ باہوڑے جت جت کے ہر دی
ایہنیں اکھیں دیکھا ہوئے خاک قبر دی

۱۳

تیراں گنڈھیں کھولیاں نیں لہو روندے
ہویا ساتھ اُستاد لا دھوبی کپڑے دھوندے

۱۳۸

سجن چادر تان کے سویا وچ حجرے
اجے بھی نہ اوہ جاگیا جگ کتنے گزرے

۱۴

چوداں گنڈھیں کھولیاں لہو پینا کھاناں
جن راہاں وچ دھاڑ وی تھیں راہیں جاناں
لگی چوٹ فراق وی دے کون دلاسا
سخت مصیبت عشق دی رت رہی نہ ماسا

۱۵

پندراں پنیں روز نیں کراں نعرے آہیں
شہر خموشاں جاوناں خاموش ہو جائیں

۱۶

سوہلاں گنڈھیں کھولیاں میں ہوئی نمانی
ایتھے پیش کسے نہ جاسیا نہ اگے جانی
ایتھے آون کہیا اے ہویا جوگی دا پھیرا
اگے جا کے مارناں وچ کلر ڈیرا

۱۷

ستاراں گنڈھیں کھولیاں سولاں دے ہاڑی
مویاں نوں دکھ ماردا پھڑ ظلم کٹاری

تن ہولاں سولاں ویریّا رنگ جیوں پھول توری
آئے ایس جہان تے ایہو کیتی چوری

۱۸

کھولاں گنڈھ اٹھارویں دل کر کے راضی
ایہ چار دِناں دی کھیڈ ہے ہجرے دی بازی
جیہاں ایہ فراق ہے اوہ دیہندے مردے
نقارے وجن کوچ دے میں سر پر بردے

۱۹

انی گنڈھیں کھولیاں میں سول پسارا
ہن ایہ دیس بداریا دیکھ حال ہمارا
کنیں بہنی چاچیاں اٹھ کولوں گئیاں
کوئی دس نہ پاوٗندا اوہ کیں ول گئیاں

۲۰

ویہہ گنڈھیں پھول کھولیاں ہن کت دل بھاگوں
لگی چنگ اور ہے سوؤں نہ جاگوں
بج مہماں سراتے سو پنجے باقی
جس مصیبت ایہ نبی تس بخت فراقی

۲۱

اکیّ کھولوں کیوں نہیں میرے مگر پیادے
تیل چڑھایا سوز دا اساں ہور تکادے
جیون جینا ساڑ کا مایا منہ پائے
ایسی بنی دیکھ کے اداسی آئے

۲۲

بائی کھولوں پہنچ کے سب میراں ملکاں
اوہناں ڈیرا کوچ ہے میں کھولاں پلکاں
اپنا رہنا کیہہ کراں کیہڑے باغ دی مولی
خالی جگ وچ آئیکے سننے پر بھولی

۲۳

تئی جو کہوں کھولیاں وچ آپ سماناں
ہتھوں سٹاں ٹور کے کویں دیکھ پچھاناں
الٹی پھاہی پے گئی دوجا ساتھ پکارے
پرزے پرزے میں ہوئی دل پارے پارے

۲۴

چوی کھولوں کھول دی چک پون نبیڑے
سہم جھہاں دے ماریاں سوئی آئے نیڑے

تیور ہور نہ ہویا نہ زیور نہ گہنے
طعنے دینے دیوراں چپ کیتیاں سہنے

۲۵

میں گھولاں گنڈھ پچھیویں دکھاں دل میلاں
ہنجواں دی گل ہارنی اساں درد حمیلاں
دتاں ملیا سوز دا تلخ ترش سیاپے
نال دوہاں دے چلناں بن آیا جاپے

۲۶

جمبیں گنڈھیں امام ہے کدی پھیر نہ پایا
عمر توشہ پنج روز ہے سو لیکھے آیا
پیالے آئے موت دے ایہ سب نے پینے
ایہ دکھ اساڈے نال ہے سہو جیو کمینے

۲۷

ستائی کھول سہیلیو سب جتن سدھایا
دو نیناں نیں روندیاں مینہ ساون لایا
اک اک ساعت دکھ دی سو جتن گزاری
اگے جاناں دور ہے سر گٹھڑی بھاری

۲۸

اٹھائی گنڈھیں کھولیاں نہیں عقل اساتھی
سختی آئی زور دی سر چشماں ماتھی
سکھاں توں ٹوٹی آ گئی دکھاں توں لاہی
بے چاری بے حال ہاں وچ سوز کڑاہی

۲۹

انتی گنڈھیں کھولیاں نہیں سختی ہٹ دی
لگا سینے بان ہے سر والاں پٹ دی
ات دل پھیرا پائیکے ایہ حاصل پایا
تن تلواریں توڑیا اک روپ اڈایا

۳۰

کھولی گنڈھ میں تیسویں دکھ درد رنجائی
کدی سروں نہ مک دی ایہ رام کہانی
مڑ مڑ پھیر نہ جیوناں تن چھپ دا لک دا
برہوں اجے خیال ہے ایہ سر تے ڈھک دا

۳۱

اک اک گنڈھ نوں کھولیا اکتی ہوئیاں
میں کسدی پانی ہار ہاں ایتھے کیتیاں روئیاں

میں گھر وچ چتر کھڈارساں دا پیانہ کاری
بازی کھیڈاں جت دی پر اتھے ہاری

۳۲

تجی گنڈھیں کھولیاں جو کھولی بن دی
انی اک اٹیر کے بھراں تا تاں تن دی
تاناں ہویا پورا ناں ہن کیکر لاہواں
کہوں کھٹول نا باوری کتھوں لیساں لاواں

۳۳

بہہ پرچھاویں کھولیاں ہن ہوئیاں تیتی
اتھے دو تن روز ہاں نت سوہریاں سیتی
رنگن چڑھی رسول دی سب داج رنگا وے
جس دے متھے بھاگ ہے اور رنگ گھر جاوے

۳۴

چوتی گنڈھیں کھولیاں دن آئے نیڑے
ماہی دے دل جاوساں رڈں کیتے کیہڑے
اوڑک ویلا جان کے میں نیوں لگایا
اس تن ہوناں خاک سی میں جا اڈایا

۳۵

بلھا پینتی کھول دی شوہ نیڑے آئے
بدلے ایس عذاب دے مت مکھ دکھلائے
اگے تھوڑی پیڑ سی نیوں کیا ویرانی
پی گلی اساڈی آوڑے تاں ہوگ آسانی

۳۶

چھتی کھولوں ہس کے نال امر ایمانی
سکھاں گھاٹا ڈالیا سکھاں طولانی
گھلی دا پریم دی مرنے پر مرنے
ٹونے کامن میت نوں اجے ریہندے کرنے

۳۷

سینتی گنڈھیں کھولیاں میں مہندی لائی
ملائم وہی میں کراں مت گلے لگائی
اوہا گھڑی سلکھنی جاں میں ول آوے
تاں میں گانواں سوہلے جے مینوں راوے

۳۸

اٹھتی گنڈھیں کھولیاں کیہہ کرنے لیکھے
نہ ہووے کاج سہاوناں بن تیرے ویکھے

تیرا بھیت سہاگ ہے میں اس کیہہ کرساں
لیساں گلے لگائیکے پر مول نہ ڈرساں

۳۹

انتالی گنڈھیں کھولیاں سب سیاں رل کے
عنایت سیج تے آوسی ہن میں ول پھل کے!
چوڑا بایں سر دھڑی متھ سوہے کنگناں
رنگن چڑھی شوہ وصل دی میں تن من رنگناں

۴۰

کر بسم اللہ کھولیاں میں گندھاں چالی
جس اپنا آپ ونجایا سو سرجن والی
جج سوہنی میں بھاؤندی لکھیندا آوے
جس نوں عشق ہے لال دا سو لال ہو جاوے
عقل فکر سب چھوڑ کے شوہ نال سدھائے
بن کہوں گل غیر دی اساں یاد نہ کائے
ہن اناللہ اکھ کے تم کرو دعائیں
پیا ای سب ہو گیا عبد اللہ ناہیں





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم